WED.17.June.2026
VOLUME:22 NO:142
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

ناندیڑ

Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

روزنامہ

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935

پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز بدھ 17 / جون 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 142
یکم/محرم الحرام 1448ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED

Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com

HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)

اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے۔بی۔ایڈ)

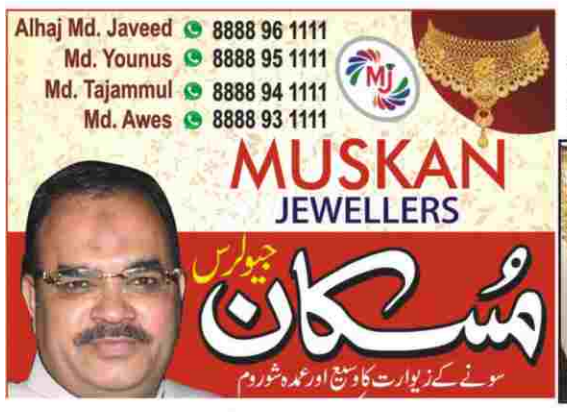

میں نہیں ہوتا تو اسرائیل تباہ ہو چکا ہوتا

لبنان پر ذمہ داری سے کام لیں نیتن یاہو: ڈونالڈ ٹرمپ

واشنگٹن: امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے منگل کو ابوظہبی میں قطر کے امیر شیخ تمیم بن حمد الثانی کے ساتھ ایک مشترکہ پریس کانفرنس کی۔ اس دوران اسرائیل، لبنان اور ایران سے متعلق معاملات پر سخت بیان دیا۔ امریکی صدر نے دعویٰ کیا کہ اگر وہ نہ ہوتے تو اسرائیل تباہ ہو چکا ہوتا۔ دونوں رہنماؤں کے درمیان مختلف عالمی مسائل پر بات چیت ہوئی۔ جی 7 سربراہی اجلاس کے موقع پر ٹرمپ اور امیر نے دوطرفہ ملاقات کی۔ ٹرمپ نے مشکل وقت میں تحمل سے کام لینے پر قطر کی تعریف کی اور امریکہ کے لیے انہیں اہم بتایا۔ اس دوران ٹرمپ نے اسرائیل، نیتن یاہو، ایران معاہدے اور لبنان سے متعلق اپنی رائے کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل کے وجود اور اس کی سلامتی میں امریکہ کا کردار فیصلہ کن رہا ہے۔ ان کی قیادت کے بغیر اسرائیل کی پوزیشن کمزور ہو سکتی تھی، کیونکہ کوئی دوسرا صدر وہ اقدامات اٹھانے کو تیار نہیں تھا جو انہوں نے اٹھائے۔ ٹرمپ نے اسرائیلی وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو کے ساتھ اپنے تعلقات کو انتہائی بہترین قرار دیا۔ ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ ''اب انہیں لبنان کے تناظر میں زیادہ ذمہ داری سے کام لینا چاہیے۔'' لبنان کی صورتحال پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا کہ ''یہ ملک پہلے اساتذہ، ڈاکٹروں اور وکلاء کے لیے جانا جاتا تھا، لیکن اب اس کی حالت کافی خراب ہو چکی ہے۔'' ٹرمپ کے مطابق اسرائیل اور حزب اللہ کے درمیان تنازعہ بہت طویل عرصے سے چل رہا ہے اور اس میں بہت زیادہ لوگوں کی جانیں جا رہی ہیں۔ کسی ایک شخص کو نشانہ بنانے کے لیے ہر بار پوری عمارت کو گرا دینا درست نہیں ہے، کیونکہ ان عمارتوں میں کئی بے قصور لوگ بھی رہتے ہیں جن کا حزب اللہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ٹرمپ کے مطابق انہوں نے اسرائیل کو مشورہ دیا تھا کہ حزب اللہ سے نمٹنے کی ذمہ داری شام کو دی جائے، اور ان کا ماننا ہے کہ شام شاید یہ کام زیادہ بہتر طریقے سے کر سکتا ہے۔ لبنان اور حزب اللہ کے خلاف کارروائی کی رفتار پر سوال اٹھاتے ہوئے ٹرمپ نے کہا کہ یہ تنازعہ بہت طویل کھنچ رہا ہے۔ ان کے مطابق اس تاخیر سے وسیع تر علاقائی معاہدے اور خاص طور پر ایران کے ساتھ جاری بات چیت پر منفی اثر پڑ سکتا ہے۔ حالانکہ انہوں نے یہ بھی تسلیم کیا کہ ایران کے مقابلے میں لبنان کا تنازعہ ایک چھوٹا معاملہ ہے۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے مطابق لبنان سے متعلق معاملات پر ان کا اسرائیل کے ساتھ انتہائی مضبوط اور مثبت تعلق رہا ہے، لیکن ان کا ماننا ہے کہ اگر وہ مداخلت نہ کرتے تو اسرائیل پہلے ہی تباہ ہو سکتا تھا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس طویل تنازعہ کے منفی اثرات ایران کے ساتھ جاری جوہری مذاکرات پر پڑ سکتے ہیں۔ ایران جوہری معاہدے کے حوالے سے ڈونالڈ ٹرمپ نے سابق امریکی صدر براک اوباما کی پالیسی پر تنقید کی اور کہا کہ وہ معاہدہ ایران کو جوہری صلاحیت کی طرف لے جانے والا راستہ تھا، جبکہ ان کا (ٹرمپ کا) نقطہ نظر اسے روکنے والا ایک مضبوط ڈھانچہ ہے۔ انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ اس وقت اسرائیل کے وزیر اعظم نے واشنگٹن جا کر اوباما سے اس معاہدے کو روکنے کی اپیل کی تھی، لیکن وہ کامیاب نہیں ہوئے۔ ٹرمپ نے کہا کہ انہوں نے بعد میں اس معاہدے کو ختم کر دیا کیونکہ ان کے مطابق وہ ایک بڑی غلطی تھی۔

ہر ایک میٹر پر بچھا ہے ایک کلوگرام بارود، ماہرین کے مطابق

آبنائے ہرمز صاف کرنے میں ایک ماہ لگ سکتا ہے!

تہران: ایران-امریکہ امن معاہدہ کے بعد آبنائے ہرمز کو پھر سے کھولنے کی بحث تیز ہو گئی ہے۔ امریکہ اور ایران کے مطابق معاہدہ پر دستخط ہونے کے بعد اس کا عمل شروع ہوگا۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ آبنائے ہرمز کو مکمل طور سے کھولنے میں کم از کم 30 دن لگ سکتے ہیں۔ اس کی اہم وجہ ہرمز کے سمندری علاقے میں بچھائی گئی مائنز (بارودی سرنگیں) ہیں۔ بتایا جا رہا ہے کہ جنگ کے دوران ایران نے امریکی بحری سرگرمیوں کو روکنے کے لیے پانی کے اندر بڑی تعداد میں مائنز بچھائی تھیں۔ اب انہیں ہٹانا ایران کے لیے بھی آسان نہیں ہوگا۔ 34 کلومیٹر چوڑا آبنائے ہرمز خلیج فارس کا داخلی دروازہ مانا جاتا ہے۔ اسی راستے سے خلیج کے ممالک دنیا بھر میں تیل اور گیس کی سپلائی کرتے ہیں۔ عالمی سطح پر تیل اور گیس کی کل سپلائی کا تقریباً 20 فیصد اسی بحری راستے سے ہو کر گزرتا ہے۔ 'ایکسیوس' نے امریکی انٹیلی جنس حکام کے حوالے سے ایک رپورٹ شائع کی تھی۔ اس میں کہا گیا تھا کہ آبنائے ہرمز کے نیچے 100 سے زائد مائنز بچھی ہیں۔ ایک مائنز جو کہ ماہم (3) ہے میں 340 کلوگرام بارود ہوتا ہے، یعنی 34000 کلوگرام بارود ہرمز میں پانی کے نیچے ایران نے بچھا رکھا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ایک میٹر پر ایک کلوگرام بارود سیٹ کیا گیا ہے۔ حالانکہ ایران نے آفیشیل طور پر اس حوالے سے کچھ نہیں کہا ہے۔ واضح رہے کہ امریکہ سے معاہدے کے بعد اسے کیسے ہٹایا جائے گا، اس بارے میں بھی ایران نے کچھ نہیں کہا ہے۔ حالانکہ مانا جا رہا ہے کہ ایران اس کام میں فرانس جیسے ممالک کی مدد لے سکتا ہے۔ حال ہی میں فرانس اور برطانیہ نے بارود ہٹانے والے اپنے جہاز قبرص کی طرف بھیجے تھے۔ فرانس کے صدر ایمانوئل میکروں نے بیان جاری کرتے ہوئے کہا تھا کہ معاہدے کے بعد فرانس ہرمز کو صاف کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ اس سے قبل پینٹا گن کا کہنا تھا کہ اتنی بڑی تعداد میں مائنز ہٹانے میں 6 مہینے کا وقت لگ سکتا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ ایران اور امریکہ کے درمیان معاہدے میں آبنائے ہرمز پر توجہ مرکوز ہے۔ امریکہ کے نائب صدر اور مذاکراتی ٹیم کے سربراہ جے ڈی وینس کے مطابق معاہدہ پر دستخط ہونے کے فوراً بعد ایران نے ہرمز کو کھولنے کی بات کہی ہے۔ وینس کا کہنا ہے کہ ایران اس روٹ سے آمد و رفت کے لیے کوئی پیسہ نہیں لے گا۔ دوسری جانب ایران کی کوشش اس روٹ سے ماحولیاتی ٹیکس وصول کرنے کی ہے۔

امریکہ نے اسرائیل کے قومی سلامتی کے وزیر بین گویر کو نہیں دیا ویزا

واشنگٹن: اسرائیل کو امریکہ سے ایک اور بڑا جھٹکا لگا ہے۔ اسرائیل کے قومی سلامتی کے وزیر بین گویر کو امریکہ کا ویزا نہیں ملا ہے۔ بین گویر ایک خاندانی تقریب میں شامل ہونے کے لیے امریکہ کے شہر میامی جانا چاہتے تھے لیکن امریکی سفارت خانے سے ویزا کلیئرنس نہ ملنے کی وجہ سے انہوں نے اپنا دورہ منسوخ کر دیا ہے۔ یہ معلومات اسرائیلی میڈیا 'ہارٹز' نے دی ہے۔ رپورٹ کے مطابق پیر کے روز بین گویر نے تل ابیب میں واقع امریکی سفارت خانے سے ویزا کے لیے رابطہ کیا۔ اس پر سفارت خانے کے حکام نے انہیں ذاتی طور پر اپنے دفتر آنے کے لیے کہا۔ سفارت خانہ کا کہنا تھا کہ آپ پر کئی مجرمانہ مقدمات درج ہیں، اس لیے آپ کو یہاں آ کر بائیومیٹرک ڈیٹا دینا ہوگا۔ بین گویر نے جب سفارت خانے میں ذاتی طور پر پیش نہ ہونے اور بائیومیٹرک ڈیٹا دینے سے انکار کر دیا، تب امریکی سفارت خانے نے انہیں ویزا نہ دینے کا فیصلہ کیا، جس کے بعد اسرائیلی وزیر نے اپنا دورہ منسوخ کر دیا۔ 'یروشلم پوسٹ' کے مطابق امریکی سفارت خانے نے پہلی بار اسرائیل کے کسی وزیر کے ساتھ ایسا سلوک کیا ہے۔ عام طور پر اسرائیل کے وزراء کو امریکہ خصوصی ویزا دیتا ہے، جس سے انہیں سفر کرنے میں کوئی دشواری نہ ہو۔ حالانکہ بین گویر کے ساتھ اس سلوک کو اسرائیلی میڈیا نے غیر معمولی قرار دیا ہے۔

درج فہرست قبائل کے لیے انکم ٹیکس چھوٹ میں کریمی لیئر نافذ کرنے کی درخواست مسترد

نئی دہلی: سپریم کورٹ آف انڈیا نے درج فہرست قبائل کے لیے انکم ٹیکس میں دی جانے والی خصوصی چھوٹ پر کریمی لیئر نظام نافذ کرنے کی درخواست پر سماعت سے انکار کر دیا ہے۔ عدالت نے قرار دیا کہ یہ معاملہ بنیادی طور پر قانون سازی اور حکومتی پالیسی سے متعلق ہے، اس لیے عدلیہ اس میں مداخلت نہیں کر سکتی۔ درخواست گزار اشوٹی اپادھیائے نے عدالت کے سامنے مؤقف اختیار کیا کہ معاشی طور پر انتہائی خوشحال افراد بھی درج فہرست قبائل کے لیے مختص ٹیکس چھوٹ اور دیگر مراعات سے فائدہ اٹھا رہے ہیں، جو مساوات کے آئینی اصول کے خلاف ہے۔ سماعت کے دوران درخواست گزار نے دعویٰ کیا کہ شمال مشرقی خطے کے بعض قبائلی خاندانوں کے پاس سینکڑوں کروڑ روپے کے اثاثے ہیں۔ ان کے مطابق کچھ افراد کالجوں، تجارتی اداروں اور دیگر کاروباری منصوبوں کے مالک ہیں اور سالانہ کروڑوں روپے کماتے ہیں، اس کے باوجود وہ انکم ٹیکس سے استثنا حاصل کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایسے افراد کو مراعات دینے کے بجائے صرف معاشی طور پر کمزور اور مستحق قبائلیوں کو فائدہ ملنا چاہیے۔ سماعت کے دوران چیف جسٹس سوریہ کانت نے درخواست گزار کے دلائل پر ردعمل دیتے ہوئے کہا کہ اگر چند افراد کسی قانونی شق کا غلط استعمال کرتے ہیں تو اس بنیاد پر پورے طبقے کو شک کی نگاہ سے نہیں دیکھا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ کسی قانون یا پالیسی میں تبدیلی کا فیصلہ عدالت کے بجائے مقننہ کا اختیار ہے۔ چیف جسٹس نے مزید کہا کہ پارلیمان اور اس کی مختلف کمیٹیاں ایسے معاملات پر غور کرنے کے لیے مناسب فورم ہیں۔ انہوں نے درخواست گزار کو مشورہ دیا کہ وہ اپنی تجاویز متعلقہ پارلیمانی کمیٹی کے سامنے پیش کریں تاکہ قانون سازی کی سطح پر اس پر غور کیا جا سکے۔

ایلون مسک کا حیران کن ریکارڈ، 24 گھنٹوں میں حاصل کی وارین بفیٹ کی عمر بھر کی کمائی کے برابر دولت

دنیا کے پہلے اور اکلوتے ٹریلینیر ایلون مسک کی ذاتی دولت میں ایک ہی دن میں 164 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا ہے، جس نے ارب پتی سرمایہ کار وارن بفیٹ کی پوری زندگی کی دولت کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ 'بلومبرگ بلینیئرز انڈیکس' کے مطابق اسپیس ایکس کے شیئرز میں زبردست تیزی کے بعد مسک کی نیٹ ورتھ 1.27 ٹریلین ڈالر تک پہنچ گئی ہے، جس سے دنیا کے پہلے ٹریلینیر کے طور پر ان کی پوزیشن مزید مضبوط ہو گئی ہے۔ ایک دن کے اس اضافے کے پیمانے کو سمجھنے کے لیے یہ دیکھنا ہوگا کہ وارن بفیٹ کی کل نیٹ ورتھ 148 بلین ڈالر ہے۔ اس نئے اضافے کے ساتھ ایلون مسک نے دنیا کے دیگر امیر ترین لوگوں کے مقابلے میں ایک تاریخی فاصلہ پیدا کر دیا ہے۔ گوگل کے شریک بانی لیری پیج 314 بلین ڈالر کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہیں، ان کے ٹھیک پیچھے سرگئی برن 292 بلین ڈالر اور امیزن کے بانی جیف بیزوس 267 بلین ڈالر کے ساتھ موجود ہیں۔ اس تاریخی دولت کے پیچھے کی وجہ شیئر بازار میں اسپیس ایکس کی شاندار کارکردگی تھی۔ راکٹ سے لے کر اے آئی تک کام کرنے والے اس گروپ کے شیئرز پیر کے روز 19.6 فیصد بڑھ کر 192.46 ڈالر پر بند ہوئے۔ ریکارڈ توڑ آئی پی او کے بعد ٹریڈنگ کا یہ ان کا دوسرا دن تھا۔ اس سے قبل جمعہ کے روز 'نیسڈیک' میں ان کے ڈیبیو کے دوران 19 فیصد کا بڑا اچھال آیا تھا، جس سے اسپیس ایکس باضابطہ طور پر مارکیٹ ویلیو کے حساب سے امریکہ کی چھٹی سب سے بڑی فرم بن گئی تھی۔ راکٹ، اے آئی اور انٹرنیٹ کی اس بڑی کمپنی نے پہلے 135 ڈالر فی شیئر کے حساب سے 555.56 ملین شیئرز بیچ کر ریکارڈ 75 بلین ڈالر جمع کیے تھے، جو گرین شو آپشن استعمال ہونے سے قبل ہی تاریخ کا سب سے بڑا آئی پی او تھا۔ مسک کی اس زبردست دولت کا بڑا حصہ براہ راست ایرو اسپیس کی اس بڑی کمپنی میں ان کی مالکانہ شراکت داری سے منسلک ہے۔ ریگولیٹری فائلنگ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسک کے پاس اسپیس ایکس کے تقریباً 4.8 بلین شیئرز اور تقریباً 350 ملین اسٹاک آپشنز موجود ہیں۔ مجموعی طور پر، یہ 38 فیصد ایکویٹی حصہ داری ان کی مالیاتی ترقی کا بنیادی انجن بن گئی ہے۔ کمپنی کے حوالے سے 'وال اسٹریٹ' کی امید ویک اینڈ پر اس وقت اور بڑھ گئی جب سی ای او ایلون مسک نے اتوار کے روز کہا کہ اسپیس ایکس 2030 تک ایک ٹریلین ڈالر کا ریونیو حاصل کر سکتا ہے۔ یہ بڑا ہدف اس وقت سامنے آیا ہے جب اسپیس ایکس نے 2025 میں 18.7 بلین ڈالر کا ریونیو ظاہر کیا تھا اور اب تک منافع نہیں کمایا ہے۔

رام مندر میں عطیات کی رقم کی چوری کی اعلیٰ عدالتی نگرانی میں جانچ ہو: کانگریس

نئی دہلی: کانگریس نے رام مندر میں عطیات کی رقم کی مبینہ چوری کے معاملے کو کروڑوں عقیدت مندوں کے اعتماد پر ضرب قرار دیتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ اس کی جانچ الہ آباد ہائی کورٹ کے حاضر سروس جج کی نگرانی میں مقررہ مدت کے اندر مکمل کی جائے اور قصورواروں کو قانون کے مطابق سخت سزا دی جائے۔ نئی دہلی میں پارٹی دفتر میں منعقدہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اتر پردیش کانگریس کے صدر اجے رائے اور ریاستی کانگریس کی قانون ساز پارٹی کی رہنما آرادھنا مشرا نے بھارتیہ جنتا پارٹی اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ پر شدید تنقید کی۔ ان کا کہنا تھا کہ رام مندر سے وابستہ معاملات میں سنگین بے ضابطگیوں کے الزامات سامنے آنے کے بعد ملک کے کروڑوں رام بھکتوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ اجے رائے نے کہا کہ ریاستی حکومت کی جانب سے تشکیل دی گئی خصوصی تحقیقاتی ٹیم پر کانگریس کو اعتماد نہیں ہے۔ ان کے مطابق جانچ کی ذمہ داری ایسے افسر کو سونپی گئی ہے جس کا نام پہلے بھی ایک اہم انتظامی معاملے کی جانچ کے سلسلے میں زیر بحث رہا ہے، اس لیے غیر جانبدارانہ تحقیقات کے لیے عدالتی نگرانی ضروری ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ خصوصی تحقیقاتی ٹیم کی رپورٹ ایک ہفتے کے اندر عوام کے سامنے پیش کی جائے۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ رام مندر سے متعلق انتظامی اور مالی معاملات میں شفافیت کا فقدان رہا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ مندر کی تعمیر اور اس سے متعلق سرگرمیوں میں شامل بعض اہم شخصیات کی ذمہ داریوں اور فیصلوں کا بھی جائزہ لیا جانا چاہیے تاکہ حقائق سامنے آ سکیں۔ اجے رائے نے کہا کہ حکومت کی جانب سے خصوصی تحقیقاتی ٹیم کی تشکیل خود اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ معاملہ معمولی نوعیت کا نہیں ہے۔ کانگریس رہنما نے دعویٰ کیا کہ مندر کے لیے چندہ جمع کرنے کی مختلف مہمات کے دوران حاصل ہونے والی رقوم کا مکمل اور شفاف حساب عوام کے سامنے نہیں لایا گیا۔ انہوں نے بعض میڈیا رپورٹس کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ مالی بے ضابطگیوں کے الزامات انتہائی سنگین ہیں اور ان کی آزادانہ تحقیقات ناگزیر ہیں۔ انہوں نے زمین کے حصول کے عمل پر بھی سوالات اٹھاتے ہوئے کہا کہ بعض زمینوں کی خرید و فروخت میں قیمتوں کے غیر معمولی فرق کی اطلاعات سامنے آئی تھیں، لیکن ان معاملات کی مؤثر جانچ نہیں کی گئی۔ ان کے مطابق اب عطیات کی رقم سے متعلق سامنے آنے والے الزامات نے شکوک و شبہات کو مزید گہرا کر دیا ہے۔ آرادھنا مشرا نے بھی اس معاملے پر سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ جو لوگ رام مندر اور سناتن دھرم کے نام پر عوامی اعتماد حاصل کرتے رہے، انہیں ان الزامات کا جواب دینا چاہیے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ مندر سے متعلق متعدد معاملات میں شفافیت کی کمی رہی ہے اور مختلف مرحلوں پر مالی اور انتظامی بے ضابطگیوں کے سوالات اٹھتے رہے ہیں۔

ایوان میں عوام کو سوالات پوچھنے کا موقع دینے کے امکان پر غور کیا جا رہا ہے: کیرالہ اسمبلی اسپیکر

تھروانتھ پورم: کیرالہ اسمبلی کے اسپیکر تھروونچور رادھا کرشنن نے منگل (16 جون) کو کہا کہ ایوان میں عوام کو سوالات پوچھنے کا موقع دینے کے امکان پر غور کیا جا رہا ہے۔ اسپیکر نے کہا کہ اسمبلی کو صرف منتخب نمائندوں تک محدود نہیں رہنا چاہیے، بلکہ ان شہریوں کو بھی جمہوری عمل میں حصہ لینے کا موقع ملنا چاہیے جو اپنے نمائندوں کا انتخاب کرتے ہیں۔ پریس کلب انسٹی ٹیوٹ آف جرنلزم میں وائس ایکٹنگ کورس اور اسٹوڈیو کمپلیکس کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے رادھا کرشنن نے کہا کہ اسمبلی میں عوامی شراکت داری کو مضبوط بنانے کے لیے کچھ تاریخی فیصلوں پر غور کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جیسا کہ کچھ غیر ملکی قانون ساز اداروں میں ہوتا ہے، اسی طرح عوام کو بھی سوالات پوچھنے کا موقع ملنا چاہیے۔ ان کے مطابق کسی بھی نظام کو حتمی شکل دینے سے قبل ماہرین سے تبادلۂ خیال کیا جائے گا۔ اسپیکر نے کہا کہ کیرالہ اسمبلی کو عوام کے لیے زیادہ آسان اور مربوط بنانے کے لیے کئی اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ یہ 138 سال پرانا یہ ادارہ بدلتی ہوئی جمہوری ضرورتوں کے مطابق مسلسل ترقی کرتا رہنا چاہیے۔ یہ تجویز قانون سازی کے طریقہ کار کو جدید بنانے اور شہریوں کو جمہوری عمل کے مزید قریب لانے کی وسیع تر کوششوں کا حصہ ہے۔ اگر یہ نافذ ہو جاتا ہے تو یہ ریاست کے اعلیٰ ترین قانون ساز ادارے اور عوام کے درمیان رابطے کے طریقے میں ایک بڑی تبدیلی لا سکتا ہے۔ اسپیکر کے اس بیان کے بعد قانون سازی کے معاملات میں انتخاب کے بعد بھی عوامی شرکت داری بڑھانے پر بحث شروع ہو گئی ہے۔ اسمبلی اسپیکر نے یہ بھی کہا کہ عوامی رسائی کو بڑھانے کی کوششوں کے تحت اسمبلی اپنی کتابوں اور دستاویزات کے ذخیرے کو آڈیو بکس میں تبدیل کرنے کے امکانات بھی تلاش کر رہی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ کیرالہ اسمبلی میں 140 اراکین ہیں، جن میں سے 71 نئے اراکین کے لیے بدھ کے روز سے 2 روزہ تربیتی کورس بھی شروع ہو رہا ہے، تاکہ انہیں ایوان کی کارروائی سے متعارف کرایا جا سکے۔ حالیہ دنوں میں اتنی بڑی تعداد میں پہلی بار منتخب ہونے والے اراکین کا ہونا ایک طرح کا ریکارڈ مانا جا رہا ہے۔

دہرادون سانحہ: مجرموں کو سخت سزا اور بے قصوروں کے تحفظ کا مطالبہ، محمود مدنی کا وزیر داخلہ کو مکتوب

نئی دہلی: جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی نے ضلع دہرادون کے وکاس نگر علاقے کے بیراگی والا گاؤں میں پیش آنے والے قتل کے واقعہ اور اس کے بعد پیدا ہونے والی صورت حال پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ کسی بھی بے گناہ انسان کا قتل ایک سنگین جرم اور انسانیت کے خلاف عمل ہے، جس کی کسی بھی صورت میں حمایت نہیں کی جا سکتی۔ انہوں نے مقتول ونود کشیپ کے اہل خانہ سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ واقعہ میں ملوث ملزمان کو بلا امتیاز قانون کے مطابق سخت سزا دی جائے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ ایسے افسوسناک واقعات کے بعد پورے معاشرے کو متاثرہ خاندان کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیے اور مجرموں کے خلاف متحدہ مؤقف اختیار کرنا چاہیے، لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بعض شر پسند اور فرقہ پرست عناصر نے اس سانحہ کو بنیاد بنا کر علاقے میں نفرت اور تقسیم کی فضا پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمعیۃ علماء دہرادون کی جانب سے موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق واقعہ کے بعد مسلمانوں سے وابستہ متعدد گھروں، دکانوں اور گاڑیوں کو نذر آتش کیا گیا، مساجد کو نشانہ بنایا گیا اور خوف و ہراس کے باعث کئی خاندانوں کو اپنے گھروں سے نقل مکانی کرنا پڑی۔ انہوں نے کہا کہ ان حالات کے پیش نظر جمعیۃ علماء ہند نے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کو ایک تفصیلی مکتوب ارسال کیا ہے جس میں قتل کے مقدمہ کی غیر جانبدارانہ اور شفاف تحقیقات، اصل مجرموں کو قرار واقعی سزا، فرقہ وارانہ تشدد اور نفرت انگیز سرگرمیوں کی روک تھام، متاثرہ خاندانوں کی محفوظ واپسی اور علاقے میں امن و امان کی بحالی کے لیے فوری اقدامات کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ مکتوب میں آتش زنی، توڑ پھوڑ اور مذہبی مقامات پر حملوں کی آزادانہ تحقیقات کرانے اور متاثرہ خاندانوں کے ساتھ مقتول کے اہل خانہ کو مناسب معاوضہ فراہم کرنے کی بھی درخواست کی گئی ہے۔ مولانا مدنی نے اس بات پر بھی تشویش ظاہر کی کہ ایک ملزم کے مکان پر قانونی اور عدالتی تقاضے مکمل کیے بغیر بلڈوزر کے ذریعے کارروائی کی گئی۔ ان کے مطابق ایسی کارروائیاں آئین ہند، قانون کی حکمرانی اور انصاف کے بنیادی اصولوں کے منافی ہیں کیونکہ کسی بھی شخص کی سزا کا تعین عدالتیں کرتی ہیں، نہ کہ عوامی دباؤ یا مشتعل ہجوم۔ انہوں نے کہا کہ قانون سے ماورا اقدامات عوام کے قانونی نظام پر اعتماد کو کمزور کرتے ہیں۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ حکومت، انتظامیہ اور پولیس کی ذمہ داری ہے کہ ایک طرف اصل مجرموں کو قانون کے مطابق سزا دلائی جائے اور دوسری طرف تمام بے قصور شہریوں کے جان و مال کا تحفظ یقینی بنایا جائے۔ انہوں نے ملک کے تمام طبقات سے اپیل کی کہ وہ قومی اتحاد، فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور آئینی اقدار کے تحفظ کے لیے متحد ہو کر نفرت اور تشدد کی سیاست کو مسترد کریں۔

سری لنکا بین الاقوامی سائبر دھوکہ دہی کا نیا مرکز، بڑے فراڈ نیٹ ورکس بے نقاب

کولمبو: سری لنکا تیزی سے بین الاقوامی سائبر دھوکہ دہی اور آن لائن مالی فراڈ کا ایک اہم مرکز بنتا جا رہا ہے۔ مقامی ذرائع ابلاغ کی ایک رپورٹ کے مطابق ملک میں معاشی مشکلات اور نگرانی کے کمزور نظام نے منظم جرائم پیشہ گروہوں کو اپنے نیٹ ورک قائم کرنے کا موقع فراہم کیا ہے۔ اطلاعات ہیں کہ میانمار، کمبوڈیا اور لاؤس جیسے ممالک میں سرگرم سائبر جرائم کے گروہ اب اپنی کارروائیوں کا دائرہ سری لنکا تک وسیع کر رہے ہیں، جہاں بیرون ملک سے آنے والی سرمایہ کاری اور رقوم کی جانچ نسبتاً محدود سمجھی جاتی ہے۔ 2024 کے وسط سے سری لنکا پولیس اور محکمہ تفتیش جرائم کی جانب سے مختلف علاقوں میں کی گئی کارروائیوں کے دوران متعدد بڑے فراڈ مراکز کا سراغ لگایا گیا۔ ان کارروائیوں میں سیکڑوں افراد کو گرفتار کیا گیا، جن میں بڑی تعداد غیر ملکی شہریوں کی تھی۔ حکام کے مطابق کینڈی، پانادورا اور نیگومبو سمیت مختلف شہروں میں واقع پرتعیش ہوٹلوں اور مہمان خانوں کو مبینہ طور پر سائبر فراڈ کے مراکز کے طور پر استعمال کیا جا رہا تھا۔ تحقیقات کے دوران سیکڑوں کمپیوٹر، موبائل فون اور ایسے آلات برآمد کیے گئے جو بیک وقت بڑی تعداد میں سم کارڈز چلا سکتے تھے۔ ان آلات کے ذریعے ہزاروں جعلی کالیں اور پیغامات بھیجے جاتے تھے تاکہ مختلف ممالک کے شہریوں کو دھوکہ دہی کا نشانہ بنایا جا سکے۔ اپریل 2026 میں امباکندا ویلا کے ایک پرتعیش ہوٹل پر چھاپے کے دوران ایک سو پچاس افراد گرفتار کیے گئے۔ گرفتار شدگان میں 133 چینی، 13 ویتنامی، ایک ملائیشیائی اور دیگر افراد شامل تھے۔ حکام کا کہنا ہے کہ یہ گروہ جدید ٹیکنالوجی اور خفیہ آن لائن ذرائع استعمال کرتے ہوئے بین الاقوامی سطح پر مالی جرائم انجام دے رہے تھے۔ رپورٹ کے مطابق یہ نیٹ ورک سماجی رابطوں کی ویب گاہوں پر آن لائن مارکیٹنگ اور اعداد و شمار درج کرنے جیسی ملازمتوں کے اشتہارات دے کر افراد کو اپنی جانب راغب کرتے ہیں۔ بعد ازاں ان کے سفری دستاویزات ضبط کر لیے جاتے ہیں اور انہیں دھوکہ دہی کی کارروائیوں میں کام کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ ان گروہوں کی آمدنی کا بڑا ذریعہ نام نہاد 'پگ بچرنگ' سرمایہ کاری فراڈ ہے، جس میں متاثرہ افراد کا اعتماد حاصل کرنے کے بعد انہیں جعلی سرمایہ کاری منصوبوں میں رقم لگانے پر آمادہ کیا جاتا ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جرائم پیشہ عناصر اپنی اصل شناخت اور مقام چھپانے کے لیے محفوظ نیٹ ورکنگ ذرائع استعمال کرتے ہیں، جبکہ ہیک کیے گئے سماجی رابطوں کے کھاتوں کے ذریعے جعلی روابط اور مالی مطالبات بھی بھیجے جاتے ہیں۔ بعض معاملات میں متاثرین کو دھوکے سے مقامی نجی بینک کھاتوں میں رقوم منتقل کرنے پر بھی آمادہ کیا گیا۔ رپورٹ میں الزام عائد کیا گیا ہے کہ چینی اور نائیجیریائی شہریوں سے منسلک بعض گروہ ان نیٹ ورکس کے کلیدی منتظمین ہیں اور ان کے روابط خطے میں سرگرم بین الاقوامی جرائم پیشہ تنظیموں سے جڑے ہوئے ہیں۔

ممبئی: محرم الحرام کا چاند نظر آیا

یوم عاشورہ 26 جون بروز جمعہ کو

ممبئی، 16 جون (ایجنسیز) مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی، مسجد جامع ممبئی نے شرعی شہادتوں کی بنیاد پر محرم الحرام 1448 ہجری کا چاند نظر آنے کا باضابطہ اعلان کر دیا ہے۔ کمیٹی کے مطابق موصولہ معتبر شہادتوں کی تصدیق کے بعد یکم محرم الحرام کا ثبوت ہو گیا ہے۔ اسی طرح سنی جمعیۃ العلماء کی چاند کمیٹی، بڑی مسجد مدنپورہ، ممبئی نے بھی محرم الحرام کا چاند نظر آنے کی تصدیق کرتے ہوئے اپنے اعلان میں نئے اسلامی سال کے آغاز کی اطلاع دی ہے۔ دونوں اداروں کے اعلانات کے بعد ممبئی اور اطراف کے علاقوں میں مسلمانوں کی جانب سے نئے ہجری سال کے استقبال کی تیاریاں شروع ہو گئی ہیں۔ اعلان کے مطابق آج غروبِ آفتاب کے ساتھ یکم محرم الحرام 1448 ہجری کا آغاز ہو جائے گ

Wednesday
17 June 2026

روزنامہ
ورقِ تازہ
ناندیڑ

(2)

نقشِ سخن

(ادبی صفحہ)

ترتیب وتزئین : اسماک آرٹس اینڈ گرافکس (ناندیڑ)

محدودؔ حیدرآبادی کی یاد میں

از : حمید عادلؔ، حیدرآباد
Mob : 9849856178

محلے کی جواں سال شخصیت محدودؔ حیدرآبادی جو ہر تقریب میں بنا دعوت شرکت اپنا پیدائشی حق سمجھا کرتی تھی، اچانک قلب پر حملے کی بدولت، اس جہاں سے کوچ کر چکی تھی۔ یہاں اس بات کا تذکرہ بیجا نہ ہوگا کہ وہ رشتے میں مشکوک حیدرآبادی کے دور کے رشتے دار ہوتے ہیں۔ان کی موت جہاں محلے بلکہ شہر کے لیے کسی بڑی راحت سے کم نہ تھی، وہیں ہمارے لیے ان کی موت عظیم ذاتی نقصان تھا کیونکہ مرحوم ومغفور نے ہمیں دعوت کے بغیر ہی بے شمار تقریبات میں شریک کروا کر بے پناہ لذیذ ڈشوں سے روشناس کروایا تھا اور ہم سے وعدہ فرمایا تھا کہ وہ ہمیں بریانی کو پلک جھپکتے بگھارا کھانا بنانے کے نہایت آسان اور سہل طریقے سمجھائیں گے لیکن اس سے قبل کہ وہ ہمیں اس فن سے روشناس کرواتے، خود ان کی زندگی کا دیا بجھ چکا تھا۔

معتبر ذرائع کے مطابق محدودؔ حیدرآبادی کی موت کی اصل وجہ ایک تقریب تھی۔ برا ہو ان کے پڑوسی کا جس نے انہیں اپنے بیٹے کی شادی کی دعوت نہیں دی تھی۔ چنانچہ مرحوم مرنے سے قبل گھر کی بغل میں موجود شادی خانے سے مختلف النوع پکوان کی اٹھ رہی مہک سونگھ سونگھ کر اہلیہ سے اس ناقابل فراموش دعوت کا تذکرہ دیوانہ وار کرتے رہے تھے اور پھر اچانک انہوں نے دسترخوان بچھایا اور دعوت اڑانے کی پوزیشن میں ایسے بیٹھے کہ دوبارہ اٹھ نہیں پائے یعنی اس سے قبل کہ افرادِ خاندان انہیں کسی دواخانے پہنچاتے، وہ قلب پر حملے کی بدولت کہیں اور پہنچ چکے تھے۔ اس طرح اہلیان محلہ نے ایک نہایت آزاد خیال، جواں سال، جاں باز اور غیرت مند دعوتی کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے کھو دیا۔

مرحوم محدودؔ حیدرآبادی کی یاد میں کہیے یا پھر ان سے نجات پانے کی خوشی میں، محلے کے چند ذی شعور اور مردم شناس لوگوں نے (جن میں ہم خود بھی شامل تھے) تہیہ کرلیا کہ ان کی یاد میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا جائے گا۔احتیاط علی محتاط نے کہا: مشکوک حیدرآبادی کا یہ حق بنتا تھا کہ وہ اپنے رشتے کے بھائی کی یاد میں منعقد کیے جانے والے جلسے کی کارروائی چلائیں۔کسی نے کہا ”اسٹیج پر مرحوم کی بڑی سی تصویر نہایت ضروری ہے، اگر تصویر میں مرحوم ہنستے مسکراتے نظر آئیں تو سامعین پر اس کا خوشگوار اثر پڑے گا!“ تو کسی نے کہا ”آپ اس کی ہرگز فکر نہ کریں، مرحوم کی تصویر میں لادوں گا اور اگر ہنستی مسکراتی تصویر نہ ملے تو تصویر کے نیچے نوٹ لکھ دیں گے ”براہ کرم مرحوم کو ہنستا ہوا محسوس کریں!“ اس ہنستے ہوئے فقرے پر سبھی بے ساختہ ہنس پڑے۔

جب مرحوم پر فاتحہ کے علاوہ کوئی مضمون پڑھنے کی بات چل نکلی تو اہلیان محلہ نے ایک سر میں ہمارا ہی نام لیا۔ہم نے شرما کر دوسری طرف دیکھتے ہوئے کہا ”نہیں نہیں! ہم نہیں!“ تو محلے کے ایک منچلے نوجوان نے ہمیں چھیڑتے ہوئے کہا ”آپ کیوں نہیں جناب؟ آپ نے مرحوم کے ساتھ کافی دعوتیں اڑائی ہیں، آپ سے بہتر مرحوم کو بھلا اور کون جان سکتا ہے؟“ تو دوسری جانب سے آواز آئی ”ہم نے اب تک آپ کو محض اخبار میں چھپتے دیکھا ہے، اب ہم آپ سے کچھ سننا چاہتے ہیں، ہماری سماعت میں اپنی رسیلی آواز گھول کر ہمیں نہال کر دیجئے۔“ ہمارے تئیں لوگوں کے جوش و جذبے کا یہ عالم تھا کہ وہاں موجود بچے بچے نے ہماری انکساری، سادگی اور جوش قومی و اسلامی کی بے پناہ داد دی۔ ہمارے کچھ چاہنے والوں نے تو ہمیں مولانا حمید عادل تک کہہ ڈالا۔ان ہی ستائشی کلمات کو سن سن کر ہم پر تقریر کرنے کا جنون کچھ اس حد تک سوار ہو چکا تھا کہ مرحوم محدودؔ کے تعلق سے لامحدود خیالات دل و دماغ میں صبح وشام نازل ہونے لگے۔تقریر کا ہم پر کچھ اس قدر خبط سوار ہو چکا تھا کہ ہم سے خواہ کوئی کچھ پوچھے ہم اسے اپنی تقریر کا کوئی حصہ یا کم از کم کوئی جملہ سنا بیٹھتے...جب ہمیں یہ گمان گزرا کہ ہم ایک نہایت بھڑکدار، جذباتی تقریر قلمبند کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں تو ہم نے اپنے حاشیہ بردار لوگوں کو بلکہ یوں کہیئے کہ اپنے حواریوں کو اپنے ڈرائنگ روم میں جمع کرلیا۔ ہم نے تحریر کا سہارا لینے کی بجائے تقریر زبانی یاد کرلی تاکہ جو حشر ”مرید پور کے پیر“ میں پطرس بخاری کا ہوا تھا ویسا ہمارا نہ ہو۔ہم نے اپنی تقریر کچھ اس طرح شروع کی:

جناب صدر جلسہ ،معزز خواتین و حضرات اور سامعین

آج یہ کہتے ہوئے کلیجہ سمیت آنتیں منہ کو آرہی ہیں کہ محدودؔ حیدرآبادی صاحب ہمارے درمیان نہیں رہے... جیسا کہ آپ حضرات جانتے ہیں دعوتوں کے معاملے میں محدودؔ حیدرآبادی کی شان لا محدود تھی، وہ ایک نہایت غیرت مند دعوتی تھے لیکن افسوس! ان کے ایک بخیل اور تنگ نظر پڑوسی نے انہیں دعوت نہیں دی اور وہ اس صدمے کو برداشت نہ کرسکے اور اس طرح ایک پیارا انسان اللہ کو پیارا ہوگیا۔اب آپ لوگ کہیں گے کہ مرنے کے بعد تو ہر برا آدمی اچانک دنیا کا سب سے پیارا آدمی بن ہی جاتا ہے، لہٰذا محدود حیدرآبادی نے مر کر ایسا کونسا بڑا کارنامہ انجام دیا؟ لیکن دوستو! مرحوم محدودؔ حیدرآبادی واقعی بہت پیارے تھے۔ ان کی سب سے خاص بات یہ تھی کہ انہوں نے کبھی اکیلے کوئی دعوت نہیں اڑائی بلکہ ہمیشہ ان کا کوئی نہ کوئی مریدان کے ساتھ ہوتا اور جب کبھی وہ ٹولی کی شکل میں کسی دعوت میں شرکت فرماتے، میزبانوں کے ہاتھوں سے طوطوں کے بجائے برتن اڑنے لگتے۔ہمیں چونکہ ان کے ہمراہ بے شمار دعوتیں اڑانے کا شرف حاصل ہے، اس لیے ہمارا ان کے ساتھ بڑا جذباتی بلکہ ”دعوتی“ رشتہ قائم ہوگیا تھا۔غالباً یہی وجہ تھی کہ جس دن ان کا انتقال ہوا، صبح ہی سے ہم عجیب وغریب سی بے چینی کا شکار تھے اور ہمارے ہاتھ سے چیزیں بار بار چھوٹ رہی تھیں۔مرحوم کے تعلق سے کچھ چھچھورے اور بے ہودہ قسم کے لوگوں نے خواہ مخواہ یہ بات مشہور کر رکھی ہے کہ وہ دعوتوں کے شوقین تھے لیکن ہم کہتے ہیں کہ مرحوم پر یہ سراسر بہتان تراشی ہے۔شرم آنی چاہیے ایک معتبر اور معزز شخصیت کے بارے میں ایسے نازیبا کلمات بکتے ہوئے۔ ارے محدودؔ حیدرآبادی تو خلوص کے بھوکے تھے، پیار کے بھوکے تھے اور جہاں کہیں انہیں لذیذ ڈشوں کی شکل میں خلوص ملتا، پیار ملتا وہ بے ساختہ پہنچ جاتے اور موسلا دھار بارش اور سرمائی شدت بھی ان کے بڑھتے قدموں کو روک نہ پاتی۔حد تو یہ کہ جب لوگ کرفیو کی بدولت اپنے اپنے گھروں میں ڈرے سہمے دبکے پڑے رہتے وہ دعوت میں شرکت کے لیے گھر سے کسی مجاہد کی طرح اپنی شادی کی شیروانی اور پاجامہ زیب تن کیے نکل پڑتے، اب چاہے وہ دعوت حیدرآباد میں ہو یا پھر سکندرآباد میں انہیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

محدودؔ حیدرآبادی نہایت شرمیلے دعوتی تھے، وہ خود کسی ڈش پر حملہ آور ہونے کی بجائے اپنے ساتھی سے سرگوشی کرتے کہ: فلاں ڈش میری رکابی میں انڈیل دو۔ مرحوم مرغی کے لیگ پیس بڑے شوق سے نوش فرمایا کرتے تھے۔ہمیں آج بھی ایک دعوت میں محدودؔ حیدرآبادی کا کہا ہوا وہ پرخلوص جملہ یاد ہے، جب انہوں نے ہم سے کہا تھا ”براہ کرم آپ اپنے مبارک ہاتھوں سے چکن کے چار عدد لیگ پیس میری رکابی میں اتاریں!“ اور ہم نے حسب ہدایت ان کی خدمت کی سعادت حاصل کی تو انہوں نے آبدیدہ ہو کر ہم سے فرمایا تھا ”آپ نے آج دوستی کا حق ادا کردیا!“ بلاشبہ ان کا یہ اضمہ بلکہ خلوص غیر معمولی تھا، جب وہ دعوت اڑا کر ڈائننگ ہال سے باہر جگالی کرتے بیٹھتے اور ان کا کوئی قریبی دوست حتیٰ کہ ان کا شناسائی اس کے ہمراہ انہیں دوبارہ ڈائننگ ہال کا رخ کرنے کو کہتا تو وہ ہرگز انکار نہیں کرتے۔ دیکھنے والوں نے دیکھا کہ وہ اپنے اس عمل کو کبھی دو بار تو کبھی تین بار دہراتے لیکن کسی کو ناراض ہرگز نہیں کرتے۔ ہمیں تعجب تو اس بات پر ہوتا کہ وہ آخر کس طرح اتنا سب کچھ آسانی سے ہضم کرجاتے ہیں۔اگر محدودؔ حیدرآبادی کے غیر معمولی ہاضمے کے تعلق سے امریکی سائنسدانوں کو پتا چلتا تو وہ یقیناً ان کی زندگی ہی میں ان کے معدے کو حاصل کرنے کے بارے میں خفیہ معاہدہ کرلیتے اور پھر محدود حیدرآبادی کے ہاضمے پر تحقیق کرتے کرتے خود اپنا ہاضمہ بگاڑ لیتے لیکن وہ بلامبالغہ کسی نتیجے پر پہنچ نہیں پاتے۔

خواتین وحضرات! شاعر، مشاعرہ لوٹتے ہیں، چور، گھر بار لوٹتے ہیں لیکن محدودؔ حیدرآبادی کا دعوتیں لوٹنے میں کوئی ثانی نہیں تھا۔مرحوم دشمن کے قبضے سے کسی بھی ڈش کو حاصل کرنے کا ہنر خوب جانتے تھے۔ چنانچہ ان کی اس غیر معمولی پھرتی، دور اندیشی اور ٹائمنگ کی سبھی دعوتی داد دیے بغیر نہ رہتے۔ ہم آخر میں بس اتنا ہی کہیں گے محدودؔ حیدرآبادی کی موت سے جو دعوت کے شعبے میں خلاء پیدا ہوا ہے اسے پر کرنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔مرحوم اپنے آپ میں ایک اسکول تھے، ایک انسٹی ٹیوٹ تھے۔میں تو کہوں گا ”محدودؔ حیدرآبادی اور دعوتیں“ کے زیر عنوان ہمیں کوئی ضخیم تحقیقاتی کتاب شائع کروانی چاہیے تاکہ یہ کتاب ہر دعوتی کے لیے مشعل راہ کا کام کرے۔

دوران تقریر جیسے جیسے ہم آگے بڑھتے گئے، ہمارے حواریوں نے کبھی چیخ کر تو کبھی تالیوں کی گڑگڑاہٹ سے ہمارے ایک ایک جملے کی ستائش کی۔حد تو یہ کہ بعض جملوں کو انہوں نے کسی مشاعرے کی طرز پر مکرر کہہ ڈالا، ہماری تقریر کے لفظ لفظ پر ہر کوئی جھوم رہا تھا۔ تقریر ختم ہوئی تو کچھ جذباتی لوگوں نے ہمیں دبوچ کر پہلے تو گود میں اٹھالیا اور پھر ہمیں ایک گود سے دوسری گود میں گھماتے ہوئے اپنے کندھوں پر سوار کرلیا۔ وہاں موجود ہر شخص ہماری شان میں بس ایک ہی جملہ بار بار دہرا رہا تھا ”آپ کی تحریر کی تو بات ہی کچھ اور ہے، واہ جناب آپ کے کیا کہنے؟“

دوستو! مختلف گوشوں سے ستائشی کلمات کو سننے کے باوجود ہم نے اپنے آپ میں یہ فیصلہ کرلیا کہ احتیاط علی محتاط جو بے حد کامیاب مقرر بھی ہیں، ان سے تقریر کے آداب سیکھیں گے یعنی ہمیں تقریر کس انداز میں شروع کرنی چاہیے؟ درمیان میں کہاں کہاں رکنا ضروری ہے؟ مرحوم کو یاد کرتے ہوئے ہمیں درد سے مچل کر کہاں ہچکیاں لینی ہیں؟ کہاں آنکھ میں آنسو لانا ہے اور مختلف نعروں اور تعریفی کلمات کے لیے سامعین کو کہاں کہاں موقع دینا ہے؟ چنانچہ جب ہم نے احتیاط علی محتاط سے اس ضمن میں رائے طلب کی تو انہوں نے دو ٹوک انداز میں کہا: ”میاں! تقریر تو بڑی پیاری لکھی تم نے، لیکن اتنا لاابالی پن بھی اچھا نہیں! ذرا سا رک رک کر الفاظ ادا کیا کرو، دیکھو! یہ تعزیتی جلسہ ہے، بہتر ہے کہ تم تقریر سے پہلے پیاز کی ڈلی کاٹ لو، تاکہ تمہاری آنکھوں میں جھلملاتے آنسو سامعین پر گہرا اثر ڈالیں! تم اس بات کو ذہن میں رکھو کہ کچھ شعرا کلام کی پیشکش سے زیادہ محض ترنم کی بدولت مشاعرہ لوٹ لیتے ہیں۔ یہ مت بھولو کہ کسی بھی چیز کی پیشکش بڑی اہمیت کی حامل ہوا کرتی ہے، لہٰذا تقریر کی شروعات انتہائی رندھی ہوئی آواز میں ہونی چاہیے، محدودؔ حیدرآبادی کا نام لیتے ہی رونی صورت بنا کر ادھر ادھر دیکھنا شروع کردو، ایسے جیسے تمہیں مرحوم محدودؔ حیدرآبادی کی موت کا نہایت دکھ ہے اور اس دکھ کی بدولت تمہارے حلق سے الفاظ نہیں نکل رہے ہیں۔ بہتر ہے تم آسمان کو گھورنا شروع کردو، ایسے جیسے تم مرحوم کو دیکھ رہے ہو! تمہاری تقریر میں ایسے کئی مقام ہیں، جہاں تم سامعین کو زار زار رونے پر مجبور کرسکتے ہو۔کبھی ٹھنڈی آہیں بھرا کرو تو کبھی مرحوم کے کسی چلبلے جملے پر مسکرا کر سامعین کی طرف دیکھ لیا کرو۔ احتیاط علی محتاط کے ارشادات اور ہدایات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ابھی ہم نے نصف تقریر ہی جھاڑی تھی کہ محتاط دھاڑیں مار مار رونے لگے اور پھر ہم سے گڑگڑا کر کہنے لگے ”رحم خاں رحم! اگر تم نے تقریر جاری رکھی تو بخدا میری بیوی بیوہ ہوجائے گی!“ ان کی یہ دردناک التجا ہم پر اثر کرگئی اور ہم نے انہیں ٹھیک اسی طرح بخش دیا، جس طرح بیشتر بیویاں اپنے شوہروں کو مہر بخش دیا کرتی ہیں۔

دوسرے دن پروگرام کے مطابق مرحوم محدودؔ حیدرآبادی کی یاد میں جلسہ منعقد کیا گیا، جیسے ہی ہم جلسہ گاہ پہنچے ویڈیو گرافر چھلاوے کی مانند ہمارے سامنے آدھمکا اور لگا ہمیں اپنے کیمرے میں قید کرنے، لیکن جوں ہی ہم چار قدم چلتے ویڈیو گرافر زور سے چلا اٹھتا ”کٹ“ اور ہمیں دوبارہ چار قدم پیچھے جا کر دوبارہ آگے بڑھنے کو کہتا۔ دراصل ویڈیو گرافر ہندی فلموں کا ایک ناکام کیمرہ مین تھا اور اسے ہم نے ہی اپنی تقریر کو فلمبند کرنے پر مامور کیا تھا۔خدا خدا کرکے ہم ہال میں داخل ہوئے تو اسٹیج پر بستی کی کئی معزز شخصیتوں نے ہمارا آگے بڑھ کر والہانہ استقبال کیا جبکہ ہال سامعین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ ہم یہ فیصلہ کرچکے تھے کہ ہم ایسی دھواں دھار تقریر جھاڑیں گے کہ وہاں موجود سامعین یہ سوچنے پر مجبور ہوجائیں کہ ”کاش! محدودؔ حیدرآبادی کی جگہ ہم فوت ہوجاتے اور ایسی متاثر کن تقریر ہمارے حصے میں آتی!“

ہمیں یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ جلسے کی کارروائی مشکوک حیدرآبادی کی بجائے چمن بیگ چلا رہے تھے، انہوں نے جلسے کا آغاز ایک معروف شعر کو توڑ مروڑ کر کیا:

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں کوئی محدودؔ پیدا

ہم مرحوم کی یاد میں تقریر کے لیے پوری طرح سے اپنی پتلی کمر کس چکے تھے۔ ہماری بغل والی نشت پر احتیاط علی محتاط ہماری پیٹھ پر اپنا ہاتھ ٹھیک اسی طرح سے جمائے ہوئے تھے جس طرح میت یا مزار پر چادر گل چڑھاتے وقت لوگ ایک دوسرے کی پشت پر ہاتھ رکھتے ہیں۔ وہ بار بار ہم سے سرگوشی کیے جارہے تھے کہ ”اپنے حواس پر قابو رکھو، صبر کا دامن ہاتھ سے جانے نہ دو!“ لیکن ہمارا سارا موڈ اس وقت غارت ہوگیا جب چمن بیگ نے ہمارے بجائے کسی اور کا نام لے ڈالا۔ دراصل اس تعزیتی جلسے کے منتظمین اس بات کو یکلخت فراموش کر بیٹھے تھے کہ چمن بیگ غائب دماغ پروفیسر ہیں۔ حالانکہ ہم نے ان کی طرف دیکھ کر بارہا ہاتھ سے اشارہ بھی کیا تھا کہ ہمیں اسٹیج پر بلایا جائے لیکن ہمارے اشاروں کا ان پر رتی برابر بھی اثر نہیں ہوا جبکہ احتیاط علی محتاط بار بار ہمیں کہنی مار مار کر کہتے جارہے تھے ”خاں! یہ تو تمہاری بے عزتی ہوگئی، ان کم ظرفوں نے تمہاری حیثیت تو دو کوڑی کی کردی!“ ہم محتاط سے مذکورہ جملہ اتنی بار سن چکے تھے کہ خود ہمیں بھی محسوس ہونے لگا کہ واقعی ہماری عزت کی بے عزتی ہوچکی ہے۔ لہٰذا ہمارا کھلا کھلا چہرہ مرجھا چکا تھا اور کم بخت ویڈیو گرافر نہایت جانفشانی سے کبھی بیٹھ کر تو کبھی کسی کی پیٹھ پر چڑھ کر ہمارے چہرے کے تاثرات کو قید کرتا جارہا تھا۔ جلسہ گاہ کے ان ناسازگار حالات کی بنا پر ہم احتیاط علی محتاط کے ہمراہ جلسہ گاہ سے ٹھیک اسی طرح باہر ہوگئے جس طرح کبھی ٹیم انڈیا، بنگلہ دیش کے ہاتھوں شکست کھا کر ورلڈ کپ سے باہر ہوگئی تھی۔۔ ☆☆☆

احمد فراز: رومان و انقلاب کا شاعر

از: سمیرہ گلنار محمد جیلانی
ضلع پریشد مدرسہ تحتانیہ، نسواں اسکول، اردھاپور، ناندیڑ

سُنا ہے لوگ اُسے آنکھ بھر کر دیکھتے ہیں
تو اس کے شہر میں کچھ دن ٹھہر کے دیکھتے ہیں
سُنا ہے ربط ہے اس کو خراب حالوں سے
سو اپنے آپ کو برباد کرکے دیکھتے ہیں

یقیناً اس غزل کو پڑھ کر آپ بھی اس غزل کے لفظوں کے جادو میں کھو تے ہوں گے۔اس غزل کے چند اشعار پڑھ کر مجھے بھی اس غزل کے تخلیق کار کی شخصیت اور ان کی شاعری کو جاننے کا اشتیاق پیدا ہوا۔ اردو ادب کی کہکشاں میں ویسے تو ان گنت ستارے ہیں جنہوں نے اپنے لفظوں کے سحر سے لوگوں کا دل موہ لیا ہے اور اُن کے دلوں میں اپنی جگہ بنائی ہے۔اردو ادب کے کہکشاں کے جس ستارے کے بارے میں میں رقمطراز ہوں وہ ہے سید احمد شاہ علی۔ جو ادبی دنیا میں احمد فراز کے نام سے مشہور و مقبول ہے۔احمد فراز کا اصل نام سید احمد شاہ علی اور اُن کا تخلص فراز تھا آپ 1931 کوکوہاٹ میں پیدا ہوئے۔ان کے والد کا نام سید محمد شاہ تھا۔احمد فراز کی تعلیم کے بارے میں بات کریں تو انہوں نے ایڈورڈ کالج پشاور سے تعلیم حاصل کی اور پشاور یونیورسٹی سے اُردو فارسی میں ماسٹرس کی ڈگری حاصل کی۔ دوران تعلم ہی وہ علی سردار جعفری اور فیض احمد فیض سے کافی متاثر ہوگئے تھے۔بعد میں یہ دو شخصیات اُن کے لئے رول ماڈل بن گئے۔ احمد فراز کی شاعری کو جاننے سے پہلے ہم غزل پر بات کرلیں!

غزل عربی زبان کا لفظ ہے۔جس کے معنی ہیں عورتوں سے یا عورتوں کی باتیں کرنا یا عورتوں کے حسن و جمال کی تعریف کرنا ہے۔ابتداء میں غزل کا موضوع حسن وعشق ہی ہوتا تھا مگر وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ اُس کے موضوعات میں بھی تبدیلی آنے لگی۔ وقت اور حالات کی مناسبت سے غزلیں کہی جانے لگی غزل کے تمام مصرعے ایک ہی وزن اور ایک ہی بحر میں ہوتے ہیں۔ دو کلموں کے حرکت وسکون میں برابر رہنے کو وزن کہتے ہیں۔غزل کا پہلا شعر جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ اور ہم ردیف ہوں مطلع کہلاتا ہے۔غزل کا آخری شعر جس میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرتا ہے مقطع کہلاتا ہے۔غزل کے سب سے اچھے شعر کو بیت الغزل، شاہ بیت یا حاصل غزل کہتے ہیں۔غزل کے بارے میں مختلف ادباء وشعراء نے اپنے اپنے خیالات پیش کئے۔”غزل اُردو شاعری کی آبرو ہے۔“ (رشید احمد صدیقی) ”شاعری کا نام آتے ہی میرا ذہن غزل کی طرف مائل ہوجاتا ہے۔“ (رشید احمد صدیقی) ”غزل کا خمیر عشق ومحبت ہے۔“ (شبلی نعمانی) ”غزل نقاب پوش آرٹ اور چاول پر ”قل ھو اللہ“ لکھنے کا آرٹ ہے۔“ (آل احمد سرور) ”غزل نیم وحشی صنف شاعری ہے۔“ (کلیم الدین احمد)

غزل گوئی کے میدان میں بھی بہت سے شعراء نے طبع آزمائی کی ہے اور کافی مشہور ومقبول ہوئے انھیں میں سے احمد فراز بھی کافی مقبول ومشہور ہوئے ہیں۔فیض احمد فیض کے بعد سب سے زیادہ شہرت پانے والے شاعر احمد فراز ہی ہیں۔ بعض لوگ تو انہیں فیض احمد فیض کا جانشین بھی کہتے ہیں۔احمد فراز کے شعر ہر خاص وعام کی زبان پر گردش کرتے ہیں۔ان کی غزلوں کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ مختلف گلوکاروں نے انہیں اپنی آواز کی زینت بنایا ہے۔ مشاعروں میں بھی سب سے زیادہ مقبولیت پانے والے شاعر احمد فراز ہی ہیں۔ احمد فراز اردو شاعری کی بااثر اور معتبر آواز ہے۔احمد فراز کی شاعری کو غور سے پڑھا گیا اور آواز کو سنجیدگی سے سُنا گیا۔ احمد فراز نے جہاں ایک جانب احتجاجی، انقلابی، رومانی وعلامتی شاعری کی ہیں۔ وہیں دوسری جانب انہوں نے ایسے اشعار بھی کہے ہیں جن کی بدولت اردو ادب میں ان کے قد میں اضافہ ہوگیا۔ دراصل یہ اشعار ہی ان کی شہرت اور مقبولیت کا سبب بھی بنے۔انقلابی، احتجاجی اور رومانی شاعری کے ذریعے احمد فراز نے اردو ادب میں ایک الگ مقام ومرتبہ حاصل کیا۔احمد ندیم قاسمی نے احمد فراز کی شاعری پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا:

”فراز اردو شاعری کے مستقبل کے امین ہیں انہوں نے اردو شاعری کے صفِ اول کے شاعروں میں جگہ حاصل کی ہے۔“

اس طرح احمد فراز کی شاعری کے تبصرے ہر خاص و عام کی زبان پر ہونے لگے۔احمد فراز کی شاعری کے تراجم دُنیا کے بڑی زبانوں مثلاً فرانس، ہالینڈ، یوگوسلاویہ، روسی، پنجابی، جاپانی اور سویڈش زبانوں کے علاوہ انگریزی میں ”ون آن دی ولڈرینس“ اور ہندی میں ”کویتا کوش“ کے نام سے ان کی شاعری شائع ہوچکی ہے۔ان کی شاعری کے تراجم ان کی عالمی شہرت کا بیّن ثبوت ہے۔احمد فراز کی شاعری اور شعری جہات پر گفتگو کرتے ہوئے پروفیسر وہاب اشرفی یوں رقمطراز ہیں:

”احمد فراز پاکستان کے نہایت مقبول ترین شاعر تسلیم کئے جاتے ہیں اب تک ان کے بارہ مجموعے شائع ہوچکے ہیں۔“

(تاریخ ادب اردو حصہ سوم صفحہ 167، ایجوکیشنل بک ہاؤس نئی دہلی 2003ء)

احمد فراز نے اپنی شاعری کے جادو سے نوجوان دِلوں پر بھی حکومت کی ہے یعنی ان کی شاعری میں رومانیت، عشق و محبت کے جذبات کی بھرپور عکاسی ملے گی۔ انہوں نے نوجوانوں کے جذبات و احساسات اُن کے تجربات کو اپنے لفظوں کے گلدستے سے اپنی شاعری میں پیش کیا ہے۔انہوں نے نوجوانوں کے دلوں کے کچی عمر کے تجربات، عشق ومحبت کیلئے کھائی جانے والی قسمیں، ہجر ووصال کا درد، محبوب کے حسن وجمال کی تعریف جیسے گھنی زلفیں، نشیلی وغزالی آنکھیں اسی طرح بدلتے موسم، برسات، بادل، کالی گھٹا ان تمام باتوں کی عکاسی اپنی شاعری میں کی ہے۔یہی وجہ ہے کہ رومانی شاعری کی وجہ سے وہ نوجوانوں میں بھی کافی مقبول رہے ہیں اور بلاشبہ ان کی شاعری میں رومانیت جابجا نظر آئے گی۔ چند اشعار جن میں رومانیت کی جھلک صاف نظر آئے گی۔

وہ قرب وہجر کے سب روز وشب گذارے ہوئے
ہمارے شعر بنے یا سخن تمہارے ہوئے
حوصلہ چاہئے طوفان محبت میں فراز
اس سمندر میں تو بس موج فنا راستہ ہے
آنکھ بھی بری بہت بادل کے ساتھ
اب کے ساون کی جھڑی اچھی لگی

احمد فراز کی شاعری میں رومانیت کے ساتھ ساتھ جمالیات کا عنصر بھی غالب ہے۔اس سلسلے میں اُن کی ایک مشہور زمانہ غزل جو اُن کے ذوق جمالیات کی عکاس ہے۔ملاحظہ ہو:

سُنا ہے لوگ اُسے آنکھ بھر کر دیکھتے ہیں
تو اس کے شہر میں کچھ دن ٹھہر کے دیکھتے ہیں
سُنا ہے ربط ہے اس کو خراب حالوں سے
سو اپنے آپ کو برباد کرکے دیکھتے ہیں

اس غزل سے احمد فراز کی جمالیاتی حس کا اندازہ ہوتا ہے۔ جیسے چشم ناز میں درد کا تاثر باتوں سے پھولوں کا جھڑنا چاند تاروں کا تکنا بام فلک سے اترنا، خوبصورتی میں تتلیوں کا تننا، جگنوؤں کا ٹھہرنا، اُسی طرح غزال سے آنکھوں کا حشر ہوان، جس پر ہرن کا رشک کرنا۔ اس غزل سے ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ احمد فراز کی شاعری میں جمالیات کا بھی عنصر شامل ہے۔اور انہوں نے رومانیت کے ساتھ ساتھ جمالیات کا بھی اظہار اپنی شاعری میں کیا ہے۔

حب وطن ہر انسان کو اپنے وطن سے محبت ہوتی ہے اور وطن سے محبت ہونا ایک فطری بات ہے۔احمد فراز کو بھی اپنے وطن عزیز سے بہت محبت تھی اس کا ثبوت یہ ہے کہ اُن کی شاعری حب الوطنی کے جذبات سے سرشار ہے۔

احمد فراز کی وطن سے محبت پر ہر کسی کو اُنگلی اُٹھانے کا جواز نہیں ملتا اُن کا وطن سے باہر جانا اور ہجرت کے دُکھ کو برداشت کرنا حالات کی مجبوری کے تحت تھا۔اس سلسلے میں اِن پر الزم بھی ہے۔بھارت میں جانے پر ان پر اعتراض بھی ہوئے ان کی کئی غزلوں، نظموں کو وطن سے عدم محبت کا جواز بھی بنایا گیا۔ان کی تحریریں ان کا عمل اس بات کا گواہ ہے کہ وہ وطن سے بہت زیادہ پیار کرتے تھے۔حُب الوطنی کا یہی ثبوت ہوتا ہے کہ وطن پر جب بھی کٹھن وقت آپڑے تو جان ومال کی قربانی سے گریز نہ کیا جائے۔ احمد فراز نے اس سلسلے میں اداکاری بھی کی ہے۔ اور اپنے بیٹے کو فوج میں شامل کرکے عملاً یہ ثبوت دیا کہ وہ اس دھرتی کے لئے اپنے جوان بیٹے کی جان کا نذرانہ بھی دے سکتے ہیں۔فراز کی حب الوطنی کے بارے میں ان کے دوستوں نے ایسے کئی واقعات رقم کئے ہیں اس سے کسی صورت منحرف نہیں ہوا جاسکتا۔انہوں نے وطن کی محبت سے سرشار ہو کر بہت نغمے لکھے ہیں۔ان کا شعری مجموعہ ”شب خون“ مجموعہ ہی انہی نغمات پر مشتمل ہے۔دوسرے مجموعوں میں بھی ان کی نظمیں اس جذبہ سے بھرپور ہیں۔ یہاں تک کہ 1857 کی جنگ آزادی کے شہداء پر جو قلم اُٹھایا تو وہ بھی اسی ملّی محبت کے جذبے کے تحت تھا۔فراز کی غزل کو بھی اسی تناظر میں دیکھا جائے تو اُن کا سارا رومان اور ساری مزاحمت وطن کی محبت میں سمٹ آتی ہے۔

میں تو ہر طرح کے اسباب ہلاکت دیکھوں
اے وطن! کاش تجھے اب سلامت دیکھوں
وہ جو قاتل تھے وہ عیسیٰ نفسی بیچتے
وہ جو مجرم ہیں انہیں اہل عدالت دیکھوں
قیمت بے ہنراں نیلم ومرجاں ٹھہری
قسمتِ دیدہ وراں سنگ ملامت دیکھوں

”مندرجہ ذیل اشعار سے ان کی وطن سے محبت کا جذبہ جھلکتا ہے۔دِل خون کے آنسو رونے لگتا ہے۔اگر چہ کل کی بات تھی لیکن آج کے ملکی حالات پر بھی اگر اس کو منطبق کریں تو ذرا بھر بھی فرق نہیں پائیں گے بلکہ ایک شاعر کی ابدی زندگی یہی ہوتی ہے کہ اس کے الفاظ مصرعے ہر دور میں تازہ رہیں اور یاد کئے جاتے ہیں۔“

(احمد فراز، شخصیت اور شاعری کا فکری وفنی جائزہ)

احتجاج وجلاوطنی: احمد فراز اپنے ملک کے سیاسی حالات سے کافی بے چین و پریشان نظر آتے ہیں۔اسی بے چینی و پریشانی کا عکس ان کی شاعری میں احتجاج و مزاحمت کی صورت میں نظر آتا ہے۔احمد فراز کی شاعری کا سب سے نمایاں وصف اِن کی شاعری کا احتجاج ومزاحمتی رویہ ہے۔

بقیہ صفحہ 3/ پر۔۔۔

سفید پھول (افسانہ)

از : صادق اسدؔ، مالیگاؤں

روز کی طرح آج بھی بڑا بیٹا، دن بھر کی مصروفیات بیان کرنے لگا، میں اکثر اس کی باتوں سے اوب جایا کرتا تھا، لیکن بچوں کی ہر بات کو کم سے سن لینا چاہئے۔۔۔

وہ بولتے بولتے رکا اور پھر کہا ”پاپا ایک بات اور کہوں“، میں نے اس کا دل رکھنے کے لئے کہہ دیا، ”ہاں بیٹا ضرور“ پھر جیسے اس نے تھوک کو حلق کے نیچے اتارا اور کہنے لگا، ”آج انجو دی دی نے ایک دیوار کو پینٹ کیا ہے“ اور کہا ہے کہ ہم اس پر ایک بیل بنائیں گے، جس پر کچھ دنوں میں پھول اُگ آئے گا، اور اس پھول سے خوشبو بھی آئے گی، میں نے بیٹے کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھا، کیوں کہ مجھے ان بچوں کی معصومیت پر پیار آنے لگا تھا۔۔

انجو مینیجر صاحب کی بڑی بیٹی ہے۔مینیجر صاحب بہت اچھے انسان ہیں، اگر اچھے نہ ہوتے تو مجھ جیسے معمولی واچ مین کو رہنے کے لئے گھر نہ دیتے، اصل واقعہ یہ ہے کہ ہم چار بھائی بہنوں میں سب سے بڑا میں ہوں۔ بابا مزدوری کیا کرتے تھے، ان کی کمائی سے ماں جیسے تیسے گھر چلایا کرتی تھی، میں دسویں جماعت میں تھا، بابا کے ایک دوست

صفحہ ۲ سے آگے۔۔۔

احمد فراز: رومان و انقلاب کا شاعر

وہ مظلوموں، بے کسوں، پریشان حال لوگوں اور دبے کچلے عوام کی نمائندہ آواز بن کر ابھرے تھے۔ ان کے ان ہی کلام کی تلخیوں کو دیکھتے ہوئے اُنھیں ملک سے دربدر کر دیا گیا تھا۔ احمد فراز کو فوجی آمریت کے خلاف صدا بلند کرنے پر جلاوطن کیا گیا تھا۔ اپنی جلاوطنی کا درد و کرب ان کی شاعری میں دیکھنے کو ملے گا۔

یہ بھی کیا کم ہے غریب الوطنی میں فراز
ہم کو مرضی اربابِ وطن یاد نہیں
ہنس نہ اتنا فقیروں کے اکیلے پن پر
جا خدا میری طرح تجھ کو بھی تنہا رکھے

احمد فراز کی سیاسی اور سماجی حالات سے بغاوت کے بارے میں ثاقب رزمی نے کہا تھا:

”وہ ایک ترقی پسند دانشور ہے جو انسانی معاشرے کی بہتر تقلیب کا خواہاں ہے اور زندگی کو مساوات اُخوت خوش حالی اور خیر و امن کے ماحول میں محوِ رقص اور سرخوش دیکھنا چاہتا ہے۔ وہ محض فطرت کی عکاس زندگی کا سطحی پہلوؤں اور حالت موجود (Status Quo) کی یکسانیت کے بیان پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ ان معروضی اسباب تک پہنچتا ہے۔ جنہوں نے تیری دنیا کے محنت کش عوام کو ناداری اور بیماری جہالت اور بدحالی کا شکار بنا رکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ معاشرے کو بہتر خطوط پر بدلنے ہی میں راہِ نجات ڈھونڈتا ہے لیکن وہ خوب جانتا ہے کہ استحصالی نظام، عوام پر خیر و امن اور خوش حالی کے دروازے بند کر رکھے ہیں۔ اس لیے وہ استحصالی طبقوں کے خلاف آواز بلند کرنا اپنا فریضہ سمجھتا ہے کہ عوام میں سماجی بیداری اور طبقاتی شعور پیدا ہو، کیونکہ طبقاتی جدوجہد کے لئے طبقاتی شعور ایک لازمہ ہے۔ احمد فراز نے اپنے تغیر آفریں سخن کے سحر سے اپنے اس فریضے کو بڑی خوبی سے ادا کیا ہے۔“

(ثاقب رزمی: احمد فراز اور غمِ دوراں، مطبوعہ جریدہ احمد فراز نمبر باحوالہ بالا صفحہ 94)

احمد فراز کے مزاحمتی رویے کے چند اشعار:

کیا اس زہر کو تریاق سمجھ کر پی لیں
ناصحوں کو تو بجھائی نہیں دیتا کچھ بھی
ایسی نفرت تھی کہ اس شہر کو جب آگ لگی
ہر بگولہ خس و خاشاک پہن کر نکلا

☆ **انقلاب:** احمد فراز کی شاعری میں رومانیت اور وطن پرستی، جلاوطنی کے ساتھ ساتھ ایک اور موضوع جڑا ہوا نظر آتا ہے۔ وہ ہے انقلاب۔ احمد فراز نے لوگوں کو بیدار کرنے کیلئے عوام کو اُن کے حقوق کا احساس دِلانے کے لئے انقلابی طرز فکر کی شاعری بھی کی ہے۔ فراز کی شاعری میں معاشی انقلاب بھی نظر آتا ہے۔ وہ لوگوں کو معاشرے کے اضطراب سے باہر نکالنے غریب نادار مظلوم عوام کی سوچ کو بیدار کرنے کیلئے اور ان کی سوچ میں تبدیلی لانے کے لئے اپنے شعروں کے ذریعہ انقلاب لانے کی کوشش کی ہے۔ جب بھی سماج میں انقلاب کی بات ہوتی ہے تو ایسے میں اہل قلم حضرات مثبت کردار اپنے قلم کے ذریعے سے ادا کرتے ہیں۔ یہی کام احمد فراز نے بھی اپنے قلم کے جادو سے کیا ہے۔

”شاعر قوم کا نباض ہوتا ہے وہ سوچتا ہے اور اظہار کر دیتا ہے۔ اسے آگہی ہوتی ہے کہ سماج میں شعور پیدا کرنے کے لئے ہر قدم پر ظلم ہر لمحہ درد اور افسوس کے مدارج سے گذرنا، ہر سانس، مایوسیاں، ہر گھڑی بھوک، بیماری، جہالت اور ناداری کے واقعات کے جلو سے گذرنا جینے کو کتنا مشکل بنا دیتے ہیں۔ فراز ان حالات اور کیفیات سے آگاہ ہیں اس لیے وہ کسی ایسے انقلاب کے خواہاں ہیں جس سے یہ تمام دُکھ درد دور ہو سکیں۔ اسی بناء پر ڈاکٹر قدیر خان نے احمد فراز کو ایک بہادر، نڈر اور انقلابی شاعر کہا ہے۔“

(شخصیت اور شاعری کا فکری جائزہ: احمد فرقی)

ان کے انقلابی اشعار جب زیر مطالعہ کریں گے تو واقعی ہلچل برپا کر دیتے ہیں:

میں کٹ کر گروں کہ سلامت رہوں یقین ہے مجھے
کہ یہ حصارِ ستم کوئی تو گرائے گا
کڑی ہے جنگ کہ اب کے مقابلے پہ فراز
امیرِ شہر بھی ہے اور خطیبِ شہر بھی ہے

یہاں فراز نے اپنے قلم کے جادو سے انقلاب کا کام کیا ہے جو اُن کے کلام میں واضح ہے۔

احمد فراز بنیادی طور پر غزل کے شاعر تھے۔ غزل کا میدان کافی وسیع و عریض ہے اور غزل کسی بھی شاعر کے جذبات کے اظہار اور حالاتِ حاضرہ کو بیان کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔

احمد فراز نے جہاں رومانی، جمالیاتی شاعری کی ہے دوسری طرف انقلابی اور احتجاجی شاعری نے انہیں شاعری میں ایک منفرد مقام عطا کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے ہم عصروں میں بھی کافی مشہور و مقبول رہے ہیں۔ احمد فراز کی کئی غزلیں ایسی ہیں جس نے انہیں اردو ادب میں ایک منفرد مقام عطا کیا ہے۔

احمد فراز کو منفرد مقام و مرتبہ عطا کرنے والی اُن کی غزل ”رنجش ہی سہی“ کا شمار اُردو کی بہترین غزلوں میں ہوتا ہے۔

احمد فراز کی مشہور غزل کے چند اشعار ملاحظہ ہو

”رنجش ہی سہی دِل ہی دکھانے کیلئے آ
آ پھر سے مجھے چھوڑ کے جانے کیلئے آ
کچھ تو مرے پندارِ محبت کا بھرم رکھ
تو بھی کبھی مجھ کو منانے کیلئے آ

کسی بھی شاعر کی شاعری کا بہترین وصف یہ ہے کہ اس کے کلام میں لفظ سلیس، سادہ اور آسان زبان میں ہو۔ تاکہ بہ آسانی یاد ہو سکے اور احمد فراز کی شاعری میں یہ وصف نمایاں تھا اُن کے کلام ہر کسی کو جلد اور بہ آسانی یاد ہو جاتے ہیں ان کی اور ایک مشہور غزل کے دو اشعار ملاحظہ ہو

اب کے بچھڑے تو شاید کبھی خوابوں میں ملیں
جس طرح سوکھے ہوئے پھول کتابوں میں ملیں
ڈھونڈ اجڑے ہوئے لوگوں میں وفا کے موتی
یہ خزانے تجھے، ممکن ہے خرابوں میں ملیں

احمد فراز کی دِل آفریں غزلیں اور اُن کی ادبی خدمات کے پیشِ نظر انہیں کئی اعزازات سے نوازا گیا جیسے: فراق انٹرنیشنل ایوارڈ (ہندوستان) 1982ء اکادمی آف اُردو لیٹریچر ایوارڈ (کناڈا) 1991ء آدم جی ایوارڈ (پاکستان) ستارہ امتیاز ایوارڈ (پاکستان) نقوش ایوارڈ برائے ادب (پاکستان) ای ٹی وی کمال فن ایوارڈ (ہندوستان) وغیرہ اور بھی کئی اعزازات سے احمد فراز کو نوازا گیا ہے۔

گو کہ آج احمد فراز ہمارے درمیان نہیں ہے۔ لیکن اُن کی کمی ہمیشہ رہے گی اردو ادب میں اُن کے جانے سے جو خلاء پیدا ہوا ہے وہ شاید ہی بھر سکے۔ زندگی کے آخری ایام میں وہ کڈنی کی بیماری میں مبتلاء ہو گئے تھے۔ اردو ادب کا یہ ستارہ 25/اگست 2008 کو اسلام آباد میں 77/سال عمر میں مالکِ حقیقی سے جا ملا۔ یہ رومانِ انقلاب، احتجاج کا شاعر ہر دور میں اپنے شعروں سے لوگوں کے دِلوں میں زندہ رہے گا۔

شاعری کے اس سکندرِ اعظم کے اشعار سے ہی میں اپنی تحریر کا اختتام کرتی ہوں۔۔

ہوا ہے تجھ سے بچھڑنے کے بعد معلوم
کہ تو نہیں تھا تیرے ساتھ ایک دنیا تھی
سلسلے توڑ گیا وہ سبھی جاتے جاتے
ورنہ اتنے تو مراسم تھے کہ آتے جاتے
شکوہ ظلمتِ شب سے تو بہتر تھا
اپنے حصے کی کوئی شمع جلا کے جاتے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

امریکہ۔ایران تاریخی معاہدہ عالمی امن کی جانب اہم پیش رفت: ڈاکٹر عمار رضوی

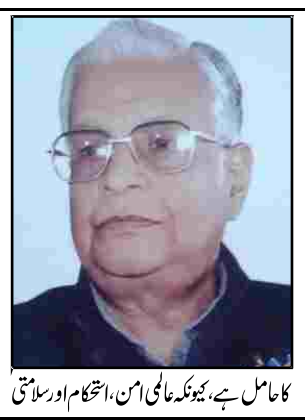

لکھنؤ: ۱۶/جون (پریس ریلیز/ابوشحمہ انصاری) تنظیم برائے جوہری تخفیفِ اسلحہ، عالمی امن اور ماحولیات کے صدر ڈاکٹر عمار رضوی نے امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور اسلامی جمہوریہ ایران کے صدر مسعود پزشکیان کو دونوں ممالک کے درمیان طے پانے والے تاریخی معاہدے پر مبارکباد پیش کی ہے۔ اپنے تہنیتی پیغام میں ڈاکٹر عمار رضوی نے کہا کہ یہ معاہدہ صرف امریکہ اور ایران تک محدود نہیں بلکہ پوری دنیا کے لیے غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے، کیونکہ عالمی امن، استحکام اور سلامتی کا گہرا تعلق ان دونوں ممالک کے باہمی تعلقات سے ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ یہ تاریخی پیش رفت امریکہ اور ایران کے درمیان موجود اور مستقبل میں پیدا ہونے والے اختلافات کے پرامن اور پائیدار حل کی راہ ہموار کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ مستقبل میں اگر کسی قسم کے مسائل یا چیلنجز سامنے آئیں تو انہیں جنگ، کشیدگی یا تصادم کے بجائے دانشمندانہ اور جرات مندانہ مذاکرات کے ذریعے حل کیا جانا چاہیے۔ ڈاکٹر عمار رضوی نے مزید کہا کہ یہ معاہدہ عالمی برادری کے لیے امید کی ایک روشن کرن اور دنیا میں امن و آشتی کے فروغ کی جانب ایک اہم سنگِ میل ہے۔ انہوں نے اس تاریخی اقدام کو بین الاقوامی تعلقات میں مثبت تبدیلی اور پائیدار عالمی امن کے فروغ کے لیے نہایت اہم قرار دیا۔ یہ اطلاع آل انڈیا مائنارٹیز فورم فار ڈیموکریسی کے سیکریٹری نشر و اشاعت ابوشحمہ انصاری نے فراہم کی۔

☆☆☆☆☆

تھانے میں 28 جون کو آٹزم کے مریضوں کے لیے مفت گٹ ہیلتھ اسسمنٹ اور مائیکرو بایوم ٹیسٹنگ کیمپ

ریسپلائس آٹزم ریسرچ فاؤنڈیشن کا دعویٰ؛ آٹزم کی روک تھام، بیداری اور گٹ-برین تحقیق پر توجہ

تھانے: ۱۶/جون (آفتاب شیخ): حیدرآباد میں قائم ریسپلائس آٹزم ریسرچ انسٹی ٹیوٹ اور فاؤنڈیشن کی جانب سے 28 جون 2026 کو تھانے کے دادوجی کونڈیو اسٹیڈیم میں آٹزم کے مریضوں کے لیے مفت گٹ ہیلتھ اسسمنٹ اور مائیکرو بایوم ٹیسٹنگ کیمپ کا انعقاد کیا جائے گا۔ یہ کیمپ صبح 10 بجے سے شام 5 بجے تک کیٹیئین ہال، دادوجی کونڈیو اسٹیڈیم مین گیٹ، اسٹیشن روڈ، تھانے ویسٹ میں منعقد ہوگا۔ رجسٹریشن اور مزید معلومات کے لیے 8433529769، 8433529435 اور 9100065552 پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ ریسپلائس آٹزم ریسرچ فاؤنڈیشن کے بانی صدر ڈاکٹر چندر شیکھر تھوڈوپونوری نے کہا کہ ان کا ادارہ آٹزم اور دیگر اعصابی عوارض کے انتظام کے لیے گٹ-برین ایکسس (Gut-Brain Axis) پر مبنی تحقیق اور فیکل مائیکرو بایوٹاٹرانسپلانٹیشن (FMT) جیسے جدید طریقۂ علاج پر کام کر رہا ہے۔ ان کے مطابق، یہ ادارہ آٹزم کی روک تھام کے لیے قبل از حمل (Pre-Conception) نگہداشت کے پروگرام بھی چلا رہا ہے۔ ڈاکٹر تھوڈوپونوری نے دعویٰ کیا کہ گزشتہ چند دہائیوں کے دوران آٹزم کے کیسز میں نمایاں اضافہ ہوا ہے اور ابھرتی ہوئی سائنسی تحقیقات زرعی کیمیکلز اور مستقل رہنے والے مصنوعی کیمیکلز (Forever Chemicals) کے ممکنہ اثرات کی جانب اشارہ کرتی ہیں۔ ان کے مطابق، ان عوامل کی نمائش کم کرنا اور صحت مند طرزِ زندگی اختیار کرنا آٹزم کے خطرات میں کمی لانے میں معاون ثابت ہو سکتا ہے۔ فاؤنڈیشن نے بتایا کہ وہ پروویڈنس مائیکرو بایوم ریسرچ سینٹر کے تعاون سے آٹزم کے شکار بچوں میں فیکل مائیکرو بایوٹاٹرانسپلانٹیشن (FMT) پر تحقیق کر رہی ہے۔ ادارے کے مطابق، یہ مطالعہ ابھی جاری ہے اور اس کے ذریعے گٹ-برین ایکسس کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمدردانہ علاج (Compassionate Care) کی سہولت فراہم کی جا رہی ہے۔ تاہم ماہرین کا کہنا ہے کہ آٹزم کے علاج اور روک تھام سے متعلق ایسے دعووں کی مزید وسیع سائنسی تحقیق اور طبی توثیق ضروری ہے۔ فاؤنڈیشن نے اپنی دو قومی مہمات ”آٹزم فری انڈیا مہم (AMBA)“ اور ”سیو مائیکرو بایوم اینڈ سیو ہیلتھ (SMASH)“ کا بھی اعلان کیا ہے، جن کا مقصد آٹزم سے متعلق بیداری، تحقیق اور احتیاطی اقدامات کو فروغ دینا ہے۔ ادارے نے حکومت، طبی ماہرین اور متعلقہ اداروں سے اس شعبے میں تعاون کی اپیل کی ہے۔ ڈاکٹر چندر شیکھر تھوڈوپونوری کے مطابق، FMT تھراپی کے ممکنہ فوائد میں قبض، اپھارہ، غذائی حساسیت، نیند کے مسائل اور بعض رویہ جاتی علامات میں بہتری شامل ہو سکتی ہے، تاہم انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ اس شعبے میں مزید تحقیق اور سرمایہ کاری کی ضرورت ہے تاکہ سائنسی شواہد کی بنیاد پر مؤثر مداخلتیں سامنے لائی جا سکیں۔

تھانے میں بڑھتے جرائم پر قابو پانے کے لیے فوری اقدامات کا مطالبہ، میئر شرمیلا پمپولکر کا پولیس کمشنر کو خط، حساس علاقوں میں گشت بڑھانے کی تجویز

تھانے: ۱۶/جون (آفتاب شیخ): تھانے شہر میں حالیہ دنوں کے دوران جرائم کے بڑھتے ہوئے واقعات پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے میئر شرمیلا پمپولکر نے پولیس کمشنر آشوتوش ڈمبرے کو ایک خط ارسال کیا ہے، جس میں شہریوں کے تحفظ کو یقینی بنانے اور امن و امان برقرار رکھنے کے لیے فوری اور مؤثر اقدامات کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ میئر نے اپنے خط میں کہا ہے کہ گزشتہ کچھ عرصے سے تھانے میونسپل کارپوریشن کے حدود میں مختلف قسم کے مجرمانہ واقعات میں اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔ خاص طور پر شہر کے مصروف علاقوں اور دن کے اوقات میں پیش آنے والے واقعات نے شہریوں میں خوف اور عدم تحفظ کا ماحول پیدا کر دیا ہے۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ تھانے ریاست کے تیزی سے ترقی کرنے والے شہروں میں شمار ہوتا ہے، جہاں روزانہ لاکھوں شہری، طلبہ، خواتین اور بزرگ مختلف مقاصد کے لیے آمد و رفت کرتے ہیں، اس لیے پولیس انتظامیہ کو جرائم کی روک تھام کے لیے مزید مستعدی اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ خط میں میئر نے شہر کے حساس اور گنجان آباد علاقوں میں پولیس گشت بڑھانے، اہم چوراہوں، بازاروں، ریلوے اسٹیشنوں اور عوامی مقامات پر خصوصی پولیس دستوں کی تعیناتی، جرائم پیشہ عناصر کے خلاف انسدادی کارروائی، سی سی ٹی وی نظام کی مؤثر نگرانی اور عوامی بیداری مہم چلانے کی تجویز پیش کی ہے۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ مقامی پولیس اسٹیشنوں کی سطح پر علاقہ وار اجلاس منعقد کیے جائیں تاکہ شہریوں میں تحفظ اور اعتماد کے احساس کو مزید مضبوط بنایا جا سکے۔ میئر شرمیلا پمپولکر نے اپنے خط میں پولیس انتظامیہ سے اپیل کی ہے کہ شہر میں امن و امان کی صورتحال برقرار رکھنے اور شہریوں کے جان و مال کے تحفظ کے لیے فوری اور ضروری اقدامات کیے جائیں۔

بار کونسل آف مہاراشٹر اینڈ گوا کے انتخابات میں ایڈوکیٹ ہرشل پاٹل کامیاب

بھیونڈی: ۱۶/جون (شارف انصاری): بار کونسل آف مہاراشٹر اینڈ گوا کے حال ہی میں منعقدہ انتخابات میں سینئر وکیل ایڈوکیٹ ہرشل پاٹل کامیاب قرار پائے ہیں۔ ان کی کامیابی پر قانونی شعبے سے وابستہ وکلاء اور معزز شخصیات نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے ان کا پُرتپاک استقبال کیا۔ اس موقع پر بار ایسوسی ایشن کے سابق صدر ایڈوکیٹ شریش بورکر سمیت ایڈوکیٹ مٹے، ایڈوکیٹ منجیت راوت، ایڈوکیٹ کلپیش ٹھاکر، ایڈوکیٹ عبدالباقی انصاری، ایڈوکیٹ پرمود ہزاری، ایڈوکیٹ سدھو، ایڈوکیٹ یوراج پاٹل، ایڈوکیٹ شیلار اور ایڈوکیٹ گوٹارنے سمیت متعدد وکلاء نے گل دستے پیش کر کے ایڈوکیٹ ہرشل پاٹل کو مبارکباد دی۔ موجود وکلاء نے اس یقین کا اظہار کیا کہ ایڈوکیٹ ہرشل پاٹل بار کونسل میں وکلاء کے مفادات کی مؤثر نمائندگی کریں گے اور عدالتی نظام کو مزید مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کریں گے۔ ان کی کامیابی کو وکلاء برادری کی ایک اہم کامیابی کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ تقریب کے دوران وکلاء نے ایک دوسرے کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا کہ بار کونسل کے پلیٹ فارم کے ذریعے وکلاء کو درپیش مسائل کے حل اور ان کے حقوق کے تحفظ کے لیے متحد ہو کر کام کیا جائے گا۔

☆☆☆☆☆☆

کرکٹ ٹیم کی میٹنگ کے تنازعے میں تلوار سے حملے کا الزام

بھیونڈی: ۱۶/جون: نارپولی پولیس اسٹیشن کی حدود میں واقع کالہیر کے گاؤں گندولی میں کرکٹ ٹیم کی میٹنگ کے دوران ہونے والے تنازعے کے بعد ایک شخص پر تلوار سے جان لیوا حملے کی کوشش کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ پولیس کے مطابق شکایت کنندہ پروین ہری چندر مہاترے (47) نے الزام لگایا ہے کہ 12 جون کو گاؤں کی فورٹی پلس کرکٹ ٹیم کی میٹنگ کے دوران پرانے تنازعے کو لے کر بحث و تکرار ہوئی تھی۔ شکایت کے مطابق، اگلی رات 13 جون کو جب وہ جم سے گھر واپس آ رہے تھے تو گاؤں کے تالاب کے قریب یوگیش یشونت مہاترے (37) اپنے ایک ساتھی کے ساتھ تلوار لے کر پہنچا۔ الزام ہے کہ یوگیش نے ان پر تلوار سے حملہ کیا، تاہم وہ جھک کر حملے سے بچ گئے۔ اس کے بعد دونوں ملزمان نے مبینہ طور پر انہیں جان سے مارنے کی دھمکی دی۔ متاثرہ شخص کا کہنا ہے کہ واقعے کے بعد ملزمان ان کے گھر کے سامنے بھی پہنچے اور تلوار لہراتے ہوئے اہل خانہ اور مقامی لوگوں کو دھمکیاں دیں، جس سے علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ نارپولی پولیس نے بھارتیہ نیائے سنہتا (BNS) کی دفعہ 109، 3(5)، آرمس ایکٹ کی دفعات 4/25 اور کریمنل لا امینڈمنٹ ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت مقدمہ درج کر کے مرکزی ملزم یوگیش مہاترے کو گرفتار کر لیا ہے، جبکہ دوسرے ملزم کی تلاش جاری ہے۔

یونک اردو پرائمری و ہائی اسکول میں نئے تعلیمی سال میں استقبالیہ پروگرام

جلگاؤں: ۱۶/جون (عقیل خان بیاولی): ہر سال کی طرح امسال بھی نئے تعلیمی سال کے پہلے ہی دن، یونک اردو پرائمری و ہائی اسکول تانبہ پورہ میں نئے طلبہ و طالبات کے استقبال کے لیے اسکول داخلہ فیسٹیول جوش و خروش پر مسرت ماحول میں منایا گیا۔ صدر مدرس اور اساتذہ کرام نے، طلبہ طالبات کی طویل تعطیلات کے بعد اسکول واپس آنے والے پرانے، نئے طلباء کا گلاب کے پھول اور مٹھائی تقسیم کر کے استقبال کیا۔ تقریب کا مقصد یہ تھا کہ پہلے دن اسکول آنے والے بچوں کے ذہنوں میں موجود خوف کو دور کیا جائے اور ان میں سیکھنے کی خوشی پیدا کی جائے، اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے ڈائریکٹر شیخ گلاب نے نئے تعلیمی سال کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا اور پابندی کے ساتھ اسکول آنے کے فوائد اور غیر حاضری کے نقصانات پر روشنی ڈالی۔ صابر شاہ مہمان خصوصی کے طور پر موجود تھے۔ پہلے دن سرکاری اسکیم کے تحت تمام طلباء میں مفت درسی کتابیں تقسیم کی گئیں۔ نئی کتابیں ہاتھ آتے ہی طلباء کے چہروں پر خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ نظامت وسیم پٹھان نے کی، شکریہ صدر مدرس مرزا وقار نے ادا کیا، شیخ نعیم، رضوانہ کھاٹک، وغیرہ پروگرام میں موجود تھے۔

ہندوستان اور جاپان نے پیرس معاہدے کے آرٹیکل 6.2 کے تحت

نئی دہلی۔ 16/جون۔ ایم این این۔ جمہوریۂ بھارت اور جاپان کی حکومتوں نے 8 جون 2026 کو ماحولیاتی تبدیلی سے متعلق اقوامِ متحدہ کے فریم ورک کنونشن کے پیرس معاہدے کے آرٹیکل 6.2 کے تحت مشترکہ کریڈٹنگ میکانزم (جے سی ایم) کے نفاذ کے قواعد کو باضابطہ طور پر منظور کیا ہے۔ گزشتہ سال بھارت اور جاپان نے مشترکہ کریڈٹنگ میکانزم (جے سی ایم) سے متعلق مفاہمت کی یادداشت (ایم او سی) پر دستخط کیے تھے۔

ہارن بجانے پر اسکوٹر سوار نوجوان کی پٹائی

بھیونڈی: ۱۶/جون: بھیونڈی کے کاسار علی علاقے میں سڑک پر راستہ مانگنے کے لیے ہارن بجانا ایک نوجوان کو مہنگا پڑ گیا۔ نظام پورہ پولیس کے مطابق شکایت کنندہ محمد ناصر نبی احمد انصاری (32) 12 جون کی رات اپنے اسکوٹر پر منڈی کی جانب جا رہے تھے۔ متھورے چوک کے قریب سڑک کے درمیان کھڑی ایک کار اور ٹاٹا ایس ٹیمپو کی وجہ سے ٹریفک متاثر ہو رہی تھی۔ راستہ خالی کرانے کے لیے ہارن بجانے پر وہاں موجود چند نوجوان مبینہ طور پر ناراض ہو گئے۔

نوٹ: بتاریخ 17/اور 18/جون 2026ء بڑی درگاہ گاڑی پورہ ناندیڑ میں حضرت حبیب حسنؒ بن حبیب عیدروسؒ کا سالانہ عرس شریف منایا جا رہا ہے۔ اسی ضمن میں یہ مضمون پیش خدمت ہے۔

مختصر تعارف سلسلہ، عیدروسیہ

از: جمیل النساء نشاط
M.A., M.Ed.، مددگار معلمہ
حضرت فاطمہ ہائی اسکول و جونیئر کالج، عرفان نگر، گاڑے گاؤں روڈ، ناندیڑ

حضرت حبیب مجتبیٰ بن جعفر العیدروسؒ کے ۳۶ویں دادا حضرت علیؓ ہیں۔ حضرت حبیب عیدروسؒ کا وصال ۱۳/ربیع الثانی ۱۳۴۶ ہجری کو حیدرآباد میں ہوا۔ درگاہ شریف خطۂ صالحین نامپلی حیدرآباد میں ہے۔ ہر سال ۱۳ تا ۱۵/ربیع الثانی آپ کا عرس شریف منایا جاتا ہے۔ سلسلہ عیدروسیہ کا مختصر تعارف پیش ہے۔

سلسلہ عیدروسیہ کی ابتدا سے متعلق حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے کتاب ”انتباہ“ میں تاریخی واقعہ لکھا ہے۔ اسی واقعہ کو مصطفیٰ خاں شیفتہ نے اپنی کتاب ”سلوک السالکین“ میں بھی درج کیا ہے۔ واقعہ یوں ہے کہ قدیم زمانہ میں ملک عرب میں ایک بزرگ مرتبہ قطبیت پر فائز تھے۔ اُن کو لڑکا نہیں تھا۔ وہ کسی صاحب باطن کو اپنا جانشین بنانا چاہتے تھے۔ انہوں نے اپنے زمانے کے صوفیاء و مشائخین کو ایک مجلس میں دعوت طعام کے لئے مدعو کیا۔ ایک بزرگ نما شخصیت کو مسند پر بٹھایا۔ باہر سے ایک کم عمر لڑکا بغل میں جوتیاں دبائے آگیا اور مسند پر بیٹھی ہوئی بزرگ نما شخصیت کو جوتوں سے بہت مارا۔ مار کھاتا ہوا بزرگ نما مجسمہ مسند سے غائب ہو گیا۔ داعیٔ مجلس اس واقعہ پر مسکراتے رہے۔

حاضرین نے جب داعیٔ مجلس سے معاملہ دریافت کیا تو آپ نے جواب دیا کہ لڑکے سے ہی پوچھ لیا جائے، لڑکے سے دریافت کرنے پر لڑکے نے جواب دیا بزرگوں کی محفل میں شیطان کو مسند پر دیکھ کر غصہ آیا اور اس کو بے ادبی کی سزا دی گئی۔ داعیٔ مجلس قطب صاحب نے حاضرین سے کہا کہ میں نے اپنے جانشین کے انتخاب کے سلسلہ میں آپ کو زحمت دی تھی۔ خدا کے فضل سے میرا جانشین مجھے مل گیا۔ یہ کم عمر صاحبزادے عفیف الدین شیخ عبداللہ بن ابی بکر بانیٔ سلسلہ عیدروسیہ ہیں۔

ان ہی کو شیخ الکبیر اور عیدروس اکبر بھی کہا جاتا ہے۔ عربی میں عیدروس شیر کو کہتے ہیں بہادری اور شیر دلی کی وجہ سے آپ کو عیدروس کا لقب دیا گیا۔ شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے یہ بھی لکھا ہے کہ اُنھیں سلسلہ عیدروسیہ میں بھی بیعت حاصل تھی۔ حضرت حبیب عیدروس رحمتہ اللہ علیہ کی پیدائش سے پہلے ہی آپ کے والد حضرت حبیب حسین بن احمدؒ کو بشارتیں ہوئیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ایک لڑکا عطا کرے گا۔ اور اس لڑکے کا نام عیدروس ہوگا۔ بشارت کے مطابق ۱۷/ربیع الثانی ۱۲۲۰ ہجری میں آپ کی ولادت ہوئی، آپ کا وطن ملک حضرموت میں مقام حوطتہ الحزم (یمن) ہے وہیں آپ کی ولادت ہوئی۔ ولادت کے ساتویں روز عقیقہ ہوا۔ اس تقریب میں رشتہ دار، دوست احباب، مشائخین اور علماء کرام نے شرکت کی، اور بشارت کے مطابق آپ کا نام عیدروس رکھا گیا۔ جس وقت آپ دودھ پیتے بچے تھے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو بات چیت کرنے کی قوت عطا کی تھی۔ آپ آسانی سے بسم اللہ، باللہ، من اللہ، الی اللہ، علی اللہ پڑھتے تھے۔ جب آپ ۵ سال کے ہوئے تو آپ کی باقاعدہ تعلیم شروع ہوئی۔ آٹھ مہینے میں لکھنے پڑھنے میں مہارت حاصل کی۔ ایک سال چار مہینے میں قرآن مجید کا پہلا دور تجوید کے ساتھ مکمل ہوا۔ آپ کی ذہانت سے سب حیران تھے۔ آپ کے والد حضرت حبیب حُسینؒ کی آنکھوں کی روشنی ضعیفی کی وجہ سے کم ہوئی تھی۔ آپ کی تمام خدمات حضرت عیدروسؒ انجام دیتے تھے۔ اس کے باوجود رات کے آخری حصہ میں اپنے بچپن سے ہی والد کے ساتھ نماز تہجد ادا فرماتے۔ فجر والد کے ساتھ مسجد میں باجماعت پڑھتے۔

آپ کی ظاہری و باطنی تعلیم و روحانی ترقی کی بڑی تفصیل ہے۔ ۱۰/شعبان ۱۲۸۱ ہجری کو پہلی مرتبہ حیدرآباد تشریف لائے۔ اس وقت ایشیاء کے مشہور بزرگ سعد اللہ صاحب نقشبندیؒ جن کی درگاہ گھانسی بازار حیدرآباد میں ہے، بقید حیات تھے۔ انھیں خواب میں نبی کریم ﷺ نے بشارت دی تھی کہ میرا فرزند حیدرآباد آ رہا ہے۔ اس کا خیال رکھنا حبیب عیدروسؒ حیدرآباد تشریف لائے، اور حضرت سعد اللہؒ سے ملے۔ اُنھوں نے کہا کہ آپ کی آمد کی اطلاع خواب میں پہلے ہی ملی ہے۔ انہوں نے سلسلہ نقشبندیہ کی خلافت حضرت عیدروسؒ کو عطا کی۔ حضرت عیدروسؒ نے خاندان آصفیہ کے چار بادشاہوں کو دیکھا۔ (۱) ناصر الدولہ (۲) افضل الدولہ (۳) محبوب علی خان (۴) عثمان علی خان۔ آپ کے چھٹے سفر حیدرآباد کے موقع پر آپ ناندیڑ تشریف لائے۔ وہاں اوتاد وقت حضرت حسین شاہ صاحب مجذوب المعروف برہنہ شاہ صاحبؒ سے ملاقات کی، آپ کی آمد پر مجذوب صاحب نے کپڑے پہنے، کبھی فرمایا کہ شریعت آ رہی ہے، کبھی فرمایا عربوں کا سید آ رہا ہے۔ میر عثمان علی خان بادشاہ وقت نے آپ سے گزارش کی کہ آپؒ حیدرآباد میں رہیں، اس لیے آپؒ نے حیدرآباد میں سکونت اختیار کی۔

۱۳/ربیع الثانی ۱۳۴۶ ہجری کو آپ کا وصال ہوا۔ مزار مبارک خطہ صالحین نامپلی میں ہے ہر سال ۱۳/تا ۱۵/ربیع الثانی کو بڑے اہتمام سے آپ کا عرس شریف منایا جاتا ہے۔ یہ سلسلہ ۱۰۱ سال سے جاری ہے۔ آپ نے بہت سی دینی کتابوں کی تصنیف و تالیف فرمائی ہے۔ آپ کے ایک فرزند حضرت سید شرف الدین حسنؒ (حبیب حسن) کا مزار مبارک بڑی درگاہ گاڑی پورہ، ناندیڑ میں ہے، ہر سال یکم محرم کو آپ کا عرس شریف منایا جاتا ہے۔ یہ سلسلہ تقریباً ۱۱۴ سال سے جاری ہے۔ حبیب عیدروسؒ کے فرزند حضرت حبیب مرتضیٰؒ کا مزار مکھیڑ ضلع ناندیڑ میں ہے۔ سلسلہ عیدروسیہ کے بزرگان دین اورنگ آباد، سورت، احمد آباد، کولکتہ، ممبئی وغیرہ، میں بھی آرام فرما ہیں، حبیب عیدروسؒ کے وصال کے بعد آپ کے فرزند حضرت حبیب احمدؒ جانشین ہوئے، ۱۱/شعبان ۱۳۵۴ ہجری میں آپ کا وصال ہوا۔ مزار مبارک خطہ صالحین میں ہے۔ آپ کے بعد آپ کے فرزند حضرت حبیب جعفرؒ گدی نشین ہوئے، آپ پیدائشی ولی تھے۔ آپ کی دعاؤں سے لوگوں کو بہت فائدہ ہوتا تھا۔ میر عثمان علی خان صاحب آپ کا بہت ادب کرتے تھے۔ اُن کی وصیت کے مطابق اُن کی نماز جنازہ حضرت حبیب جعفر صاحبؒ نے پڑھائی۔ ۱۶/جمادی الاول ۱۳۹۵ ہجری میں آپ کا وصال ہوا، آپ کا مزار مبارک بھی خطہ صالحین میں ہی ہے۔

آپؒ کے بعد آپؒ کے فرزند حضرت حبیب مجتبیٰ صاحبؒ مسند نشین ہوئے۔ اُن کے وصال سے پہلے اُنھوں نے موجودہ سجادہ نشین حضرت حبیب ابوبکر مدظلہ العالی کو اپنا جانشین مقرر فرما دیا تھا۔ اس سلسلہ عیدروسیہ کے مریدین آندھر پردیش، مہاراشٹر، کرناٹک، تامل ناڈو، اور دیگر ممالک میں ہیں۔ آپ کے پاس ہر جمعرات کو حلقہ شریف مقرر ہے۔ اس میں مسلمانوں کے علاوہ ہندو بھائی، سکھ بھائی، وغیرہ بھی

ناندیڑ مقامی خوداختیاری ادارہ حلقہ کے لیے 18 جون کو ووٹنگ

452 ووٹرز حقِ رائے دہی استعمال کریں گے

ناندیڑ، 16 جون: (ورق تازہ نیوز) مہاراشٹر قانون ساز کونسل (ودھان پریشد) کے ناندیڑ مقامی خوداختیاری ادارہ حلقہ کے انتخاب کے لیے تین امیدوار میدان میں ہیں۔ اس انتخاب کے لیے ضلع ناندیڑ کے مختلف ریونیو سب ڈویژن مراکز پر مجموعی طور پر ** 8 پولنگ اسٹیشنز ** قائم کیے گئے ہیں۔ ووٹنگ ** جمعرات، 18 جون 2026 ** کو صبح ** 8 بجے سے شام 4 بجے ** تک ہوگی۔ ووٹ ڈالنے کے لیے آنے والے رائے دہندگان کو مقامی خود اختیاری ادارے کی جانب سے جاری کردہ شناختی کارڈ یا ** الیکشن کمیشن آف انڈیا ** کی جانب سے منظور شدہ شناختی دستاویزات میں سے کوئی ایک دستاویز ساتھ لانا لازمی ہوگا۔ اس انتخاب میں ** کل 452 ووٹرز ** اپنے حقِ رائے دہی کا استعمال کریں گے، جن میں ** 224 خواتین ** اور ** 228 مرد ووٹرز ** شامل ہیں۔ ان ووٹرز میں ناندیڑ واگھالا میونسپل کارپوریشن کے تمام منتخب اراکین، نیز ضلع ناندیڑ کی تمام میونسپل کونسلوں اور نگر پنچایتوں کے صدور اور اراکین شامل ہیں۔

مختلف پولنگ مراکز اور ووٹروں کی تعداد

تحصیل دفتر کنواٹ: کنوٹ میونسپل کونسل (24) اور ماہور نگر پنچایت (17) کل ووٹرز: 41

تحصیل دفتر ہدگاؤں: حدگاؤں میونسپل کونسل (23) اور حمایت نگر نگر پنچایت (19) کل ووٹرز: 42

تحصیل دفتر بھوکر: بھوکر میونسپل کونسل (25) اور مدکھیڑ میونسپل کونسل (23) کل ووٹرز: 48

تحصیل دفتر ناندیڑ: اردھاپور نگر پنچایت (19) اور ناندیڑ واگھالا میونسپل کارپوریشن (89) کل ووٹرز: 108

تحصیل دفتر قندھار: قندھار میونسپل کونسل (23) اور لوہا میونسپل کونسل (23) کل ووٹرز: 46

تحصیل دفتر دھرم آباد: دھرم آباد میونسپل کونسل (25) اور عمری میونسپل کونسل (23) کل ووٹرز: 48

تحصیل دفتر بلولی: نائیگاؤں نگر پنچایت (19)، بلولی میونسپل کونسل (23) اور کنڈلواڑی میونسپل کونسل (23) کل ووٹرز: 65

تحصیل دفتر دیگلور: دیگلور میونسپل کونسل (31) اور مکھیڑ میونسپل کونسل (23) کل ووٹرز: 54

اس طرح ضلع ناندیڑ کے مجموعی ** 452 ووٹرز ** اس انتخاب میں اپنا حقِ رائے دہی استعمال کریں گے۔

ووٹوں کی گنتی 22 جون کو: انتخابی عمل مکمل ہونے کے بعد پیر، 22 جون 2026 ** کو صبح ** 8 بجے ووٹوں کی گنتی ضلع کلکٹر آفس ناندیڑ کے پلاننگ بھون (کابینہ ہال، گراؤنڈ فلور) میں کی جائے گی۔

ناندیڑ ضلع میں محکمہ اراضی ریکارڈ کے

تین نئے دفاتر فعال؛ عوامی خدمات کا باقاعدہ آغاز

ناندیڑ، 16 جون: (ورق تازہ نیوز) حکومتِ مہاراشٹر کے محکمہ مال و جنگلات کی جانب سے محکمہ اراضی ریکارڈ (لینڈ ریکارڈ) کی کارکردگی میں بہتری اور عوام کو بہتر سہولیات فراہم کرنے کے مقصد سے منظور کردہ "نظرِ ثانی شدہ تنظیمی ڈھانچے" (Revised Structure) کا نفاذ 15 جون 2026 سے ریاست بھر میں باضابطہ طور پر شروع کر دیا گیا ہے۔ اس اہم فیصلے کے تحت ضلع ناندیڑ میں تین نئے دفاتر قائم کیے گئے ہیں، جنہوں نے 15 جون سے عملی طور پر کام کا آغاز کر دیا ہے۔ ان نئے دفاتر کے قیام سے زمین کی پیمائش، سروے اور دیگر تکنیکی خدمات کے لیے شہریوں کو زیادہ سہولت حاصل ہوگی اور انتظامی امور میں بھی نمایاں آسانی پیدا ہوگی۔

انتظامی اصلاحات کی جانب اہم قدم

11 مارچ 2026 کو جاری کردہ حکومتی فیصلے کے مطابق محکمہ اراضی ریکارڈ میں منظور شدہ آسامیوں کا جامع جائزہ لیا گیا تھا۔ اس جائزے کے بعد محکمہ میں موجود 9 ہزار 689 آسامیوں میں اضافہ کرتے ہوئے مجموعی تعداد 10 ہزار 683 کر دی گئی ہے۔ اس اقدام کا مقصد محکمہ کی خدمات کا دائرہ وسیع کرنا اور عام شہریوں کو زمین کی پیمائش، تکنیکی اور نیم عدالتی معاملات کے لیے بار بار ضلعی ہیڈکوارٹر کے چکر لگانے سے نجات دلانا ہے۔

ناندیڑ میں تین نئے دفاتر قائم

ضلع ناندیڑ میں عوامی ضروریات اور بڑھتے ہوئے کام کے بوجھ کو مدنظر رکھتے ہوئے تین نئے دفاتر قائم کیے گئے ہیں۔ ان دفاتر کے فعال ہونے سے متعلقہ تعلقوں اور علاقوں کے شہریوں کو اپنے ہی علاقے میں اراضی ریکارڈ سے متعلق خدمات دستیاب ہوں گی، جس سے کام کی رفتار میں اضافہ اور عوام کو فوری سہولت میسر آئے گی۔

نئے دفاتر کا باقاعدہ آغاز

جمع بندی کمشنر و ڈائریکٹر اراضی ریکارڈ (مہاراشٹر ریاست) پونے کے احکامات کے مطابق درج ذیل نئے دفاتر کو فعال کیا گیا ہے:

- نائب ڈائریکٹر اراضی ریکارڈ، ناندیڑ ریجن
- ضلع سپرنٹنڈنٹ اراضی ریکارڈ، ناندیڑ نمبر 2 (مرکزی دفتر بھوکر)
- شہری سروے افسر (نگر بھوماپن ادھیکاری)، ناندیڑ

ان دفاتر کا افتتاح اور کام کا آغاز نائب ڈائریکٹر اراضی ریکارڈ ** کشور جادھو ** (چھترپتی سمبھاجی نگر ریجن) کی رہنمائی میں ضلع سپرنٹنڈنٹ اراضی ریکارڈ ** سیما دیشمکھ ** کی نگرانی میں کیا گیا۔

کسانوں اور شہریوں میں خوشی کی لہر

15 جون کی صبح سے ان دفاتر میں باقاعدہ کام کا آغاز ہو چکا ہے۔ دفاتر کے فعال ہونے پر کسانوں اور عام شہریوں نے خوشی کا اظہار کیا ہے۔ عوام کو امید ہے کہ زمین کی پیمائش، ریکارڈ سے متعلق امور اور دیگر ریونیو خدمات اب زیادہ آسان اور تیز رفتاری سے انجام پائیں گی۔ مقامی انتظامی حکام کے مطابق ان دفاتر کے قیام سے محکمہ مال کی خدمات کو نچلی سطح تک پہنچانے میں مدد ملے گی، انتظامی اختیارات کی غیر مرکزی تقسیم (Decentralization) ہوگی اور عوامی مسائل کے حل میں مزید تیزی آئے گی۔

انتظامیہ نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے اراضی ریکارڈ سے متعلق معاملات کے لیے اب ان نئے دفاتر سے رابطہ کریں اور فراہم کی جانے والی سہولیات سے استفادہ حاصل کریں۔

ناندیڑ شہر میں کومبنگ آپریشن

44 دنوں میں 239 سے زائد عادی مجرموں کے خلاف کارروائی

** ناندیڑ: ** شہر میں چوری، لوٹ مار اور جسمانی جرائم پر قابو پانے کے لیے پولیس سپرنٹنڈنٹ ** اویناش کمار ** کی ہدایت پر آپریشن فلش آؤٹ" کے تحت مسلسل کارروائیاں جاری ہیں۔ اسی سلسلے میں 15 جون 2026 کی رات 11 بجے سے 16 جون 2026 کی صبح 3 بجے تک ناندیڑ شہر میں ایک خصوصی ** کومبنگ آپریشن ** انجام دیا گیا۔ اس آپریشن میں ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس بھوکر، سب ڈویژنل پولیس افسران، مقامی کرائم برانچ کے افسران، ناندیڑ شہر کے مختلف پولیس تھانوں کے انچارج، اہلکاروں اور آر سی پی فورس نے حصہ لیا۔ مجموعی طور پر ** 36 افسران اور 133 پولیس اہلکاروں ** کو اس مہم میں تعینات کیا گیا تھا۔ پولیس نے اس دوران عادی مجرموں، ہسٹری شیٹروں، مفرور ملزمان، غیر قانونی اسلحہ رکھنے والوں، جلاوطن (تڑی پار) افراد اور جسمانی و مالی جرائم میں ملوث عناصر کی جانچ پڑتال کی۔ مختلف مقامات پر ناکہ بندی کرتے ہوئے مشتبہ افراد کی سختی سے تلاشی لی گئی۔ کارروائی کے دوران آرمس ایکٹ کے تحت ایک مقدمہ درج کیا گیا جبکہ مہاراشٹر پولیس ایکٹ کی دفعہ 122 کے تحت متعدد مقدمات قائم کیے گئے۔ اس کے علاوہ وارنٹ اور سمن کی بھی تعمیل کی گئی۔ پولیس کے مطابق 6 اپریل 2026 سے 15 جون 2026 تک مختلف تاریخوں میں مسلسل کومبنگ آپریشن اور ناکہ بندی مہمات چلائی گئیں۔ اس دوران مہاراشٹر پولیس ایکٹ کی دفعات 55، 56 اور 57 کے تحت جلاوطن کیے گئے افراد کی جانچ کی گئی۔ ان میں سے ** 12 افراد ناندیڑ شہر میں غیر قانونی طور پر موجود پائے گئے ** جن کے خلاف دفعہ 142 کے تحت مقدمات درج کیے گئے۔ مزید برآں، ایم پی ڈی اے (MPDA) کے تحت رہا ہونے والے اور دیگر عادی مجرموں کی بھی جانچ کی گئی۔ گزشتہ 44 دنوں کے دوران 239 سے زائد ملزمان کے خلاف کارروائی کی گئی جبکہ ** 150 افراد کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے 120 مقدمات درج ** کیے گئے ہیں۔ ناندیڑ پولیس کا کہنا ہے کہ شہر میں امن و امان برقرار رکھنے اور جرائم پر قابو پانے کے لیے ایسے کومبنگ آپریشن آئندہ بھی مسلسل جاری رہیں گے۔

1.507 کلوگرام غیر قانونی گانجا ضبط، دو ملزمان گرفتار

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) ضلع ناندیڑ میں منشیات کے خلاف جاری آپریشن کریک ڈاؤن" کے تحت مقامی کرائم برانچ (ایل سی بی) نے بڑی کارروائی کرتے ہوئے 1 کلو 507 گرام غیر قانونی گانجا ضبط کیا ہے، جس کی مالیت تقریباً 75 ہزار 350 روپے بتائی گئی ہے۔ اس معاملے میں دو ملزمان کو گرفتار کیا گیا جبکہ ایک اور ملزم کی تلاش جاری ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ ناندیڑ ** اویناش کمار ** کی ہدایات پر منشیات فروشوں کے خلاف خصوصی مہم چلائی جا رہی ہے۔ اسی سلسلے میں پولیس انسپکٹر ** اٹل بھوسلے ** کی نگرانی میں پولیس سب انسپکٹر ** مہیش کورے ** اور ان کی ٹیم نے کارروائی انجام دی۔ پولیس کو خفیہ اطلاع ملی تھی کہ برہمن واڑہ علاقے میں بدھ وہار کے قریب واقع ** جیش چکن سینٹر ** پر ایک شخص غیر قانونی طور پر گانجا فروخت کر رہا ہے۔ اطلاع کی تصدیق کے بعد 15 جون 2026 کو شام تقریباً 6 بجے پولیس نے پنچوں اور گزٹیڈ افسر کی موجودگی میں چھاپہ مارا۔ کارروائی کے دوران ** مادھو پربھو بھگرتے (38 سال) ** ساکن برہمن واڑہ، ناندیڑ کے قبضے سے 507.1 کلوگرام گانجا برآمد کیا گیا، جس کی مالیت 75 ہزار 350 روپے ہے۔ پوچھ گچھ کے دوران اس نے بتایا کہ اس نے یہ گانجا شیخ زرینہ بیگم شیخ چاند (40 سال) ساکن ٹائر بورڈ، دیگلور ناکہ، ناندیڑ سے خریدا تھا۔ بعد ازاں پولیس نے شیخ زرینہ بیگم کو حراست میں لے کر تفتیش کی تو اس نے انکشاف کیا کہ گانجا ** بابا خالا ساکن بلال نگر، ناندیڑ سے حاصل کیا گیا تھا۔ اس انکشاف کے بعد تینوں افراد کے خلاف ** ایئرپورٹ پولیس اسٹیشن، ناندیڑ ** میں ** این ڈی پی ایس ایکٹ 1985 ** کی متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ اس کامیاب کارروائی میں پولیس سب انسپکٹر مہیش کورے کے علاوہ مقامی کرائم برانچ کے متعدد افسران و اہلکار شریک تھے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ اویناش کمار نے کارروائی انجام دینے والی ٹیم کی ستائش کرتے ہوئے ان کی حوصلہ افزائی کی ہے۔

ممکنہ خشک سالی کے پیشِ نظر چارہ پیداوار بڑھانے کے لیے مشترکہ جائزہ اجلاس منعقد

ناندیڑ، 15 جون: (ورق تازہ نیوز) ممکنہ خشک سالی کی صورتحال کے باعث پیدا ہونے والی چارہ قلت کے خدشے کو مدنظر رکھتے ہوئے ضلع میں چارہ پیداوار میں اضافہ کرنے کے لیے مختلف اقدامات پر غور و خوض کرنے کے مقصد سے ضلع کلکٹر ** راہول کردیلے ** کی صدارت میں ایک مشترکہ جائزہ اجلاس منعقد کیا گیا۔ یہ اجلاس 15 جون کو ضلع کلکٹر آفس میں منعقد ہوا، جس میں ناندیڑ پٹ بندھارے منڈل، جنوبی ناندیڑ پٹ بندھارے منڈل، اپر پین گنگا پروجیکٹ، اساپور، محکمہ آبپاشی (لگھو سنچن)، ضلع پریشد اور محکمہ حیوانات کے افسران نے شرکت کی۔ اجلاس میں ممکنہ خشک سالی کے دوران مویشیوں کے لیے مناسب مقدار میں چارے کی دستیابی کو یقینی بنانے پر زور دیا گیا۔ اس مقصد کے لیے مختلف محکموں کے درمیان بہتر تال میل اور مشترکہ کوششوں کی ضرورت پر تبادلۂ خیال کیا گیا۔ ضلع کلکٹر راہول کردیلے نے ہدایت دی کہ دستیاب آبی وسائل کا منصوبہ بند طریقے سے استعمال کرتے ہوئے چارہ فصلوں کی پیداوار میں اضافہ کیا جائے، ضروری منصوبہ بندی کی جائے اور متعلقہ محکمے باہمی تعاون سے فوری اقدامات نافذ کریں۔ اجلاس میں اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ مستقبل میں ضلع ناندیڑ میں چارے کی قلت پیدا نہ ہو، اس کے لیے تمام محکمے مشترکہ طور پر ایک مؤثر عملی منصوبہ (ایکشن پلان) تیار کریں اور بروقت اقدامات کو یقینی بنائیں۔

ناندیڑ ضلع میں مختلف جرائم کے 6 مقدمات درج

1) قتل کی کوشش: بھاگیہ نگر: 15 جون 2026 کی رات تقریباً 05:12 سے 20:12 بجے کے درمیان سہیوگ نگر روڈ، ناندیڑ میں ملزم ** یوسف خان چاند خان پٹھان (50 سال) ** ساکن سہیوگ نگر نے مبینہ طور پر فیروز خان کے ساتھ رہنے کی رنجش دل میں رکھتے ہوئے اسے جان سے مارنے کی نیت سے حملہ کیا اور اس کی ٹانگ پر وار کر کے شدید زخمی کر دیا۔ اس معاملے میں معراج خان محبوب خان (51 سال) ** ساکن پیر برہان نگر، ناندیڑ کی شکایت پر بھاگیہ نگر پولیس اسٹیشن میں مقدمہ نمبر 312 / 2026 درج کیا گیا ہے۔ ملزم کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور مزید تفتیش جاری ہے۔

2) شدید مار پیٹ اور جہیز کے لیے ہراسانی

- ناندیڑ رورل: 15 جون 2026 کو صبح 9 بجے ہلال نگر، ناندیڑ میں خاتون ** شکیلہ بانو اندر خان (36 سال) ** کے شوہر ** اندر خان پیارے خان ** اور نند ** نازیما انجم ** نے مبینہ طور پر چار پہیہ گاڑی خریدنے کے لیے میکے سے رقم لانے کا مطالبہ کرتے ہوئے گالی گلوچ اور مار پیٹ کی، جس سے خاتون شدید زخمی ہو گئی۔ خاتون کی بیٹی جب بچانے آئی تو اسے بھی مارا پیٹا گیا۔ شکایت کی بنیاد پر ناندیڑ رورل پولیس نے مقدمہ نمبر 708 / 2026 درج کر کے تحقیقات شروع کر دی ہیں۔

3) جیب تراشی کی واردات: اتوارہ: 15 جون 2026 کو دوپہر 12 بجے پرانے منڈھا ٹادر میدان، ناندیڑ میں ** نارائن وٹھل راؤ جادھو (65 سال) ** ساکن جاولا، تعلقہ لوہا میدان میں بیٹھے ہوئے تھے، اسی دوران ملزمان ** روہیش داداجی جگدالے (23 سال) **، ** بادل کرن سنگھ **، ** دتا نارائن بھر کڑے ** اور ایک نامعلوم ساتھی نے مبینہ طور پر ان کی جیب سے 7 ہزار روپے نقد چرا لیے۔ اتوارہ پولیس نے مقدمہ نمبر 202 / 2026 درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔

4) مویشی چوری: تاماسا: 15 جون 2026 کو دوپہر 30:12 بجے پاتھرڈ گاؤں کے زرعی علاقے، تعلقہ ہدگاؤں میں کسان ** ستیش شری رام جارندے ** کے کھیت میں بندھے ہوئے ** دو مورا نسل کے جانور ** جن کی مالیت تقریباً ** 98 ہزار روپے ** تھی، نامعلوم چور چرا کر لے گئے۔ شکایت پر تاماسا پولیس نے مقدمہ نمبر 100 / 2026 درج کر لیا ہے اور مزید تحقیقات جاری ہیں۔

5) نومولود بچی کی لاش خفیہ طور پر ٹھکانے لگانے کا معاملہ: 15 جون 2026 کو دوپہر 45:12 بجے گولے گاؤں سے بیل منڈل جانے والی سڑک کے کنارے ایک ** نومولود بچی کی لاش ** برآمد ہوئی۔ پولیس کے مطابق کسی نامعلوم شخص نے پیدائش کو چھپانے اور لاش کو خفیہ طور پر ٹھکانے لگانے کی نیت سے نومولود کی لاش سڑک کنارے پھینک دی تھی۔ سرکاری شکایت کی بنیاد پر حدگاؤں پولیس نے مقدمہ نمبر 194 / 2026 درج کر لیا ہے اور تحقیقات جاری ہیں۔

6) غیر قانونی شراب فروخت کرنے والا گرفتار

- کنٹور: 15 جون 2026 کو دوپہر 45:1 بجے چاروڑی پھاٹا، تعلقہ نائیگاؤں کے قریب پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے ** راجیش عرف جنتو جے رام جھنجھارے (40 سال) ** ساکن کنٹور کو گرفتار کیا۔ ملزم کے قبضے سے ** 2240 روپے مالیت کی دیسی شراب (بھنگری سیون) ** برآمد ہوئی، جسے وہ بغیر اجازت غیر قانونی طور پر فروخت کرنے کی نیت سے اپنے پاس رکھے ہوئے تھا۔ کنٹور پولیس اسٹیشن میں مقدمہ نمبر 150 / 2026 درج کر لیا گیا ہے اور مزید تفتیش جاری ہے۔

وزیر اعظم فصل بیمہ اسکیم کے تحت دوسرے مرحلے میں

381.33 کروڑ روپے کی معاوضہ رقم کی تقسیم شروع

ناندیڑ: 16 جون: (ورق تازہ نیوز) وزیر اعظم فصل بیمہ یوجنا (PMFBY) کے تحت خریف سیزن 26-2025 میں سویا بین فصل کو ہونے والے نقصان کے لیے ضلع ناندیڑ کے بیمہ یافتہ کسانوں کو معاوضہ رقم کی تقسیم کا دوسرا مرحلہ شروع کر دیا گیا ہے۔ اس مرحلے میں ** 381.33 ** کروڑ روپے ** کی رقم بیمہ کمپنی کو منتقل کی گئی ہے، جس کے بعد کسانوں کے کھاتوں میں معاوضہ جمع کرانے کا عمل شروع ہو گیا ہے۔ ضلع ناندیڑ کے 93 ریونیو منڈلوں میں سے 85 ریونیو منڈلوں کے بیمہ یافتہ کسانوں کے لیے مجموعی طور پر ** 913 ** کروڑ روپے ** کے معاوضے کی منظوری دی گئی ہے۔ سویا بین فصل کے لیے ضلع کے تمام 93 ریونیو منڈل اہل قرار پائے ہیں، جس سے ** 6 ** لاکھ 34 ہزار 623 کسانوں ** کو فائدہ پہنچے گا۔ اس اسکیم کے تحت تقریباً ** 4 ** لاکھ 44 ہزار 879 ہیکٹر ** رقبہ بیمہ تحفظ کے دائرے میں شامل تھا۔ 16 مئی 2026 تک کی رپورٹ کے مطابق، سویا بین فصل کے لیے 85 ریونیو منڈلوں کا معاوضہ طے کیا گیا تھا۔ اس میں سے پہلے مرحلے میں اپریل 2026 کے دوران 41 ریونیو منڈلوں کے کسانوں کو ** 499.60 ** کروڑ روپے ** تقسیم کیے جا چکے ہیں۔ اب دوسرے مرحلے میں ریاستی حکومت کی جانب سے ** 381.33 ** کروڑ روپے بیمہ کمپنی کو فراہم کیے گئے ہیں، جن میں سے ** 380.74 ** کروڑ روپے 38 ریونیو منڈلوں کے سویا بین فصل بیمہ یافتہ کسانوں میں تقسیم کیے جا رہے ہیں۔

معاوضہ حاصل کرنے والے 38 ریونیو منڈل

مالیگاؤں، بھوکر، بھوسی، کینی، بلولی، کنڈل واڑی، دیگلور، خاناپور، مرخیل، دھرم آباد، کرکھیلی، سرج کھوڈ، نیوگھا، تلنی، تاماسا، جاولگاؤں، کرولا، عثمان نگر، پھلول، بودھڈی، کنوٹ، عمری بازار، ساورگاؤں، شیوڈی بازار، سونکھیڑ، مدکھیڑ، امبولگا بزرگ، جامب بزرگ، مکھیڑ، مکرم آباد، بربڈا، گھنگرالہ، نرسی، ناندیڑ رورل، تروڈا بزرگ، وشنوپوری، واجے گاؤں اور سندھی۔

وہ 6 ریونیو منڈل جہاں ریاستی حکومت کا حصہ ابھی زیر التوا ہے

قندھار، اسلام پور، ماندوی، بارڈ، ناندیڑ شہر اور وسرنی۔

وہ 8 ریونیو منڈل جہاں معاوضہ طے کرنے کا عمل جاری ہے

دیگرس (بزرگ)، جلدھارا، سندگی (مو)، ماہور، سندھ کھیڑ، وانی بازار، دانولا اور دھانورا (بزرگ)۔

بیمہ کمپنی کی تازہ ترین معلومات کے مطابق سویا بین، مونگ، اُڑد، تور اور خریف جوار سمیت تمام فصلوں کے لیے مجموعی طور پر 918.18 کروڑ روپے کے معاوضے کی منظوری دی گئی ہے۔ اپریل 2026 میں پہلے مرحلے کے دوران 502** کروڑ روپے * * کسانوں کے کھاتوں میں منتقل کیے جا چکے ہیں، جبکہ باقی 381 کروڑ روپے کی تقسیم کا عمل جاری ہے۔ ضلع سپرنٹنڈنٹ زراعت دتا کمار کلسائیت نے کسانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنی بینک اکاؤنٹ کی تفصیلات اور آدھار لنک معلومات کو بروقت اپ ڈیٹ رکھیں تاکہ معاوضے کی رقم بغیر کسی رکاوٹ کے ان کے کھاتوں میں منتقل کی جا سکے۔

گرمیوں کی تعطیلات کے بعد تعلیمی سال کا پُرجوش آغاز،

پولیس کالونی اسکول میں اسکول تیاری میلے کو زبردست پذیرائی

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) گرمیوں کی تعطیلات کے بعد نئے تعلیمی سال کا پُرجوش آغاز کرتے ہوئے ضلع پریشد پرائمری اسکول، پولیس کالونی، سنیہ نگر ناندیڑ میں 15 جون 2026 کو "اسکول پریپریشن میلہ" (شالا پوروتیاری میلہ) کا انعقاد بڑے جوش و خروش کے ساتھ کیا گیا۔ میلے کا افتتاح پولیس سپرنٹنڈنٹ ناندیڑ اویناش کمار ** ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ڈاکٹر اشونی جگتاپ ** (قندھار) اور ** گھر و تعلیم افسر دیلیپ بنسوڑے ** کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ اس موقع پر پولیس سپرنٹنڈنٹ اویناش کمار نے اسکول کی ترقی اور تعلیمی سرگرمیوں کے لیے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔ انہوں نے اسکول کے تعلیمی معیار اور مختلف سرگرمیوں پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے اساتذہ کی کاوشوں کو سراہا۔ مہمانِ خصوصی نے اپنے خطاب میں کہا کہ اسکول سے قبل تیاری کے ایسے پروگرام بچوں کی ہمہ جہت نشوونما کے لیے نہایت مفید ہیں۔ ان کے ذریعے کم عمر بچوں میں تعلیم کے تئیں دلچسپی پیدا ہوتی ہے اور خوشگوار و معیاری تعلیمی ماحول کی تشکیل میں مدد ملتی ہے۔ میلے میں طلبہ کے لیے مختلف تعلیمی مواد کی نمائش، سرگرمی پر مبنی تدریس، دلچسپ تعلیمی کھیل، نظمیں، مصوری اور دیگر تفریحی و تعلیمی پروگراموں کا اہتمام کیا گیا۔ ان سرگرمیوں کے باعث طلبہ میں خوشی اور جوش و خروش کا ماحول دیکھنے میں آیا۔ والدین نے بھی اس منفرد اور تعمیری اقدام کو سراہتے ہوئے اپنی خوشی اور اطمینان کا اظہار کیا۔ پروگرام میں اساتذہ، طلبہ، والدین اور مقامی شہریوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اس پروگرام کی منصوبہ بندی اور کامیاب انعقاد ہیڈ ماسٹر منتھن یادو اور ** سواپنا منکے ** نے بہترین انداز میں انجام دیا۔ میلے کی کامیابی میں ** پولیس انسپکٹر منڈلوار، پولیس ویلفیئر ڈپارٹمنٹ ناندیڑ، اما کانت وائیکر (کالونی انچارج) اور اسکول مینجمنٹ کمیٹی کے تمام اراکین نے اہم تعاون فراہم کیا۔

ورلڈ یوگاسن چیمپئن ڈاکٹر جیوتی دیورکر کا سنیترہ پوار کے ہاتھوں استقبال

ممبئی: ورلڈ یوگاسن چیمپئن شپ 2026 میں طلائی تمغہ حاصل کرنے والی ضلع چندرپور کی بیٹی ڈاکٹر جیوتی دیوراو دیورکر کا آج نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کی قومی صدر اور نائب وزیر اعلیٰ سنیترہ اجیت پوار نے ریاستی دفتر میں استقبال کرتے ہوئے انہیں مبارکباد پیش کی۔ آج نائب وزیر اعلیٰ سنیترہ اجیت پوار نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے دفتر میں منعقدہ عوامی دربار میں موجود تھیں۔ ہر منگل کی دوپہر کے بعد نیشنلسٹ بھون میں ان کا عوامی دربار منعقد ہوتا ہے۔ آج بھی اپنی مختلف شکایات اور مسائل لے کر آنے والے شہریوں کی بڑی تعداد دیکھنے میں آئی۔ سنیترہ اجیت پوار ہر شخص کے مسائل کو تحمل سے سنتی اور ان کے فوری حل کی کوشش کرتی نظر آئیں۔ حال ہی میں ریاست گجرات کے احمد آباد میں منعقدہ "پہلی ورلڈ یوگاسن چیمپئن شپ 2026" میں ڈاکٹر جیوتی (پوجا) دیوراو دیورکر نے ملک کی نمائندگی کی تھی۔ انہوں نے "ٹوئسٹنگ باڈی ایونٹ" (Twisting Body Event) میں 35 سے 45 سال کے عمر گروپ کے زمرے میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے طلائی تمغہ اپنے نام کیا۔ اس عالمی معیار کے مقابلے میں حاصل کی گئی اس غیر معمولی کامیابی سے نہ صرف ملک بلکہ ریاست مہاراشٹر اور خصوصاً ضلع چندرپور کا نام عالمی سطح پر روشن ہوا ہے۔ بین الاقوامی سطح پر ملک کا پرچم سربلند کرنے کے پیچھے ڈاکٹر جیوتی دیورکر کی کئی برسوں کی سخت محنت، عزم اور یوگاسن کے تئیں غیر معمولی لگن نمایاں طور پر سامنے آئی ہے۔ آج ڈاکٹر جیوتی دیورکر نے بی جے پی کے رکن اسمبلی کشور جورگیوار کے ہمراہ نائب وزیر اعلیٰ سنیترہ اجیت پوار سے ملاقات کی۔ اس موقع پر سنیترہ پوار نے انہیں گلدستہ پیش کر کے ان کا استقبال اور اعزاز کیا۔

جبری لوٹ، اسنیچنگ اور چوری کرنے والا گروہ

ایل سی بی کے جال میں، 3 مقدمات بے نقاب، 1.12 لاکھ روپے کا مال ضبط

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) ضلع ناندیڑ میں جرائم پر قابو پانے کے لیے لوکل کرائم برانچ (LCB) نے بڑی کارروائی کرتے ہوئے جبری لوٹ، اسنیچنگ اور چوری کی وارداتوں میں ملوث تین ملزمان کو گرفتار کر لیا ہے۔ پولیس نے ان کے قبضے سے موبائل فون اور موٹر سائیکل سمیت مجموعی طور پر ** 1 لاکھ 12 ہزار روپے ** مالیت کا مسروقہ سامان ضبط کیا ہے۔ پولیس کے مطابق، ضلع میں جرائم کے خاتمے کے لیے پولیس سپرنٹنڈنٹ ** ابھیناش کمار ** کی ہدایت پر "آپریشن فلش آؤٹ" کے تحت خصوصی مہم چلائی جا رہی ہے۔ اسی سلسلے میں لوکل کرائم برانچ کے پولیس انسپکٹر ** اٹل بھوسلے ** کی نگرانی میں کارروائی عمل میں لائی گئی۔ خفیہ اطلاع ملی تھی کہ چند افراد چوری شدہ موبائل فون فروخت کرنے کے لیے عیدگاہ کے قریب واجے گاؤں پل کے پاس آنے والے ہیں۔ اطلاع کی بنیاد پر پولیس نے جال بچھا کر تین مشتبہ افراد کو حراست میں لیا۔

1. سید عرفات سید حسین (26 سال)، ساکن ملن باغ بلڈنگ کے قریب، دیگلور ناکہ، ناندیڑ۔ 2. ** محمد متین عرف ٹانڈی محمد مظفر (28 سال) **، ساکن حبیبیہ کالونی، دارالعلوم کے قریب، دیگلور ناکہ، ناندیڑ۔ 3. ** شیخ ارباز شیخ عزیز (21 سال) **، ساکن نئی مسجد کے قریب، ہتائی اتوارہ، ناندیڑ۔

پولیس نے ملزمان کے قبضے سے مختلف کمپنیوں کے پانچ موبائل فون اور ایک موٹر سائیکل برآمد کی، جن کی مجموعی مالیت ** 1,12,000 روپے ** بتائی گئی ہے۔ تفتیش کے دوران ملزمان نے اعتراف کیا کہ انہوں نے اپنے دیگر ساتھیوں کے ساتھ مل کر گزشتہ ڈیڑھ سے دو ماہ کے دوران ** بلولی تا نرسی روڈ، نرسی تا حیدرآباد روڈ، نائیگاؤں کے اطراف اور کانکانڈی کے قریب ** راہگیروں کو روک کر مار پیٹ کرتے ہوئے لوٹ مار کی کئی وارداتیں انجام دی تھیں۔ تحقیقات میں معلوم ہوا کہ ان وارداتوں کے سلسلے میں ** رامتیرتھ پولیس اسٹیشن ** میں دو اور ** ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن ** میں ایک مقدمہ پہلے ہی درج ہے۔ پولیس نے ضبط شدہ مال سمیت تمام ملزمان کو مزید قانونی کارروائی کے لیے رامتیرتھ پولیس کے حوالے کر دیا ہے۔ اس کامیاب کارروائی میں معاون پولیس انسپکٹر روی واہولے اور لوکل کرائم برانچ کی ٹیم نے اہم کردار ادا کیا۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد تقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ism